الحمد للہ علی احسانہ

صد شکر کہ شد دین نبیؐ آئینم — در مذہب بو حنیفہؓ شد تلقینم
صد شکر دگر کہ از رہ صدق و صفا — در سلسلۂ خواجہ بہاء الدینؒ

علم سلوک کی بہترین کتاب سلاسل اولیاء اللہ کے اعمال و اشغال کا نفیس مجموعہ
طالب راہ معرفت کیلئے اسرار معرفت طریق وصول الی اللہ کی تلقین کیلئے کامل ترین رہنما

رسالۂ عرفان

حصۂ اول

مؤلفہ:۔ ایچ۔ ایم بشیر احمد چھوٹو۔ (کلاشپوری)

باہتمام
جموں و کشمیر بزم ارباب طریقت نقشبندیہ سرینگر کشمیر

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ

صد شکر کہ شد دینِ نبیؐ آئینم — در مذہب بو حنیفہؒ شد تلقینم
صد شکرِ دگر کہ از رہِ صدق و صفا — در سلسلۂ خواجہ بہاء الدینم

رسالۂ عرفان

حصۂ اوّل

مؤلفہ

ایچ۔ ایم بشیر احمد چھوو (کلاشپوری)

باہتمام

جموں و کشمیر بزمِ اربابِ طریقتِ نقشبندیہ سرینگر کشمیر

(کوہ نور پریس سرینگر)

سلام

بحضورِ حضرت سید السادات، پیرِ پیراں، خواجۂ خواجگاں، حضور پُر نور
غوث العالم حضرت سید محمد بہاء الدین نقشبندی البخاری رضی اللہ عنہ

سلام اے تاجدارِ ملکِ عرفاں سید بہاء الدین
سلام اے دلبرِ شاہِ رسولاںؐ سید بہاء الدین

سلام اے پرتوِ انوارِ یزداں سید بہاء الدین
سلام اے پیرِ محبوبِ رحماں سید بہاء الدین

سلام اے نورِ عینِ صدیقِ اکبرؓ سید بہاء الدین
سلام اے جانشینِ امیر کلالؒ سید بہاء الدین

سلام اے پیشوائے قطبِ دوراں سید بہاء الدین
سلام اے مقتدائے جن و انساں سید بہاء الدین

سلام اے آمدِ صبحِ بہاراں سید بہاء الدین
سلام اے نکہتِ گلستانِ ایماں سید بہاء الدین

سلام اے چارہ سازِ دردمنداں سید بہاء الدین
سلام اے رحم فرمائے غریباں سید بہاء الدین

سلام اے وجہِ تسکینِ دل و جاں سید بہاء الدین
سلام اے راحتِ قلبِ پریشاں سید بہاء الدین

سلام اے واقفِ اسرارِ پنہاں سید بہاء الدین
سلام اے کاشفِ ہر رازِ عرفاں سید بہاء الدین

سلام اے میرِ بزمِ میگساراں سید بہاء الدین
سلام اے ساقیِ کوثر بداماں سید بہاء الدین

سلام اے دین پناہ و جانِ جاناں سید بہاء الدین
سلام اے ہادیِ ایقان و ایماں سید بہاء الدین

سلام اے غمزدوں کے مونسِ جاں سید بہاء الدین
سلام اے ہمدمِ دل افگاروں کے درماں سید بہاء الدین

سلام اے بیکسوں کے دل کے ارماں سید بہاء الدین
سلام اے بیکسوں کے ساز و ساماں سید بہاء الدین

سلام اے بخارا کے سلطانِ ذیشان سید بہاء الدین
سلام اے بشیرؔ کے دل کے درماں سید بہاء الدین (بشیرؔ کلانپوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امّا بعد

روحانی سلاسل خواہ وہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، کبرویہ، سہروردیہ ہوں۔ یا اور کوئی مسلّمہ سلسلہ ہو۔ اُن سب کا منشاء اور مقصد ذکر و فکر، تزکیہ نفس صفائی باطنی کے ذریعہ ربانی قرب اور پروردگار رحمان کی رضامندی حاصل کرنا ہے یہ سلاسل ہدایت و رہنمائی میں آسمانی ستاروں کی طرح برابر ضوء فشاں اور نور افشاں ہیں۔ کسی کو کسی پر ترجیح نہیں ہے۔ ہاں یہ بات اپنی جگہ پر مسلّم ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ میں بدایت دوسرے سلاسل کے نہایت قریب ہے۔ لیکن وہ امر آخر ہے۔ یہ سلاسل اصل کے اعتبار سے نئے اور مستحدث نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سب دین حق چشمۂ فیض و برکت اور تعلیمات محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے مستفاد اور پھوٹے ہوتے ہیں۔ فرق اتنا ہے۔ کہ کہیں نصّاً اور کہیں اشارۃً و استنباطاً تفصیل درکار ہو۔ تو امام المتاخرین استاد الہند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی تصنیف قول الجمیل کیطرف رجوع کرنا چاہیئے۔ زیر بحث رسالہ انہی برگزیدہ سلاسل کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنے کی ایک کڑی ہے۔

وقتی اور عصری حالات سامنے رکھکر ہمیں جرح و تعدیل اور تنقید و تبصرہ کے بجائے اس قسم کے محرکین اور داعین الی الخیر کا شکر گذار رہکر خذ ما صفا و دع ما کدر سامنے رکھتے ہوئے زادِ راہِ آخرت کی فکر کر لینی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ مؤلف رسالہ اور اُن کے اور ہمارے ینبوع الخیر والبرکات جناب

زبدۃ السالکین شریف الدین صاحب سجادہ نشین ترال کی عمر اور ہمت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ یکم مئی ۱۹۶۹ء

خاکپائے اولیا
سید محمد قاسم بخاری عفی عنہ
پرنسپل اسلامیہ اورینٹل کالج سرینگر کشمیر
صدر انجمن تبلیغ الاسلام سرینگر کشمیر
(دار التحریر عیدگاہ سرینگر)

مرکزی دار الافتاء والقضاء ریاست جموں و کشمیر

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

قرآن کریم دستاویز نبوت نے اولیائے کرام کی قدر و منزلت کا تعین جامع الفاظ میں کیا ہے۔ معرفت و سلوک کی راہیں شمع نبوت کے پروانوں کیلئے کامرانی کے منزل سے ہمکنار کرتی ہیں

میرے قابل قدر دوست ایچ۔ ایم بشیر احمد جھونڈ نے فقیر ملت الحاج جناب محمد شریف الدین نقشبندی و قادری کے ایماء و اشارہ پر ایک کتاب مسمٰی "رسالہ عرفان" تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب کے اندر قابل قدر ملفوظات درج ہیں اور اس میں سلسلہ نقشبندیہ کے مشتاق اور طالبین کیلئے معلومات کا بے بہا خزینہ ہے۔ خوشی تو یہ ہے۔ کہ مجھ ناچیز کو اپنے ان قابل فخر اسلاف اور شیوخ اسلام سے تعلق ہے جنہوں نے اس عظیم الشان سلسلہ میں اور اس کے اتباع میں اپنی ساری زندگی وقف کر رکھی تھی۔ میرے کتبخانہ میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد قوام الدین محدث کا

ایک رسالہ مسمی بہ "رسالہ قوامید" دیگر رسائل کے ساتھ پڑھا ہوا ہے جو پڑھنے سے مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ انشاء اللہ المستعان اسکی اشاعت کا جلدی انتظام کیا جائیگا۔ میری دعا ہے۔ کہ میرا نوجوان دوست بشیر احمد صاحب پھولے پھلے اور اس کی عزت وقار کی زندگی میں مزید اضافہ ہو۔ آمین۔

محمد بشیر الدین مفتی اعظم جموں وکشمیر
(صدر انجمن انصار المسلمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ
اما بعد

دنیائے اسلام کی یہ خوش قسمتی تھی۔ کہ ۷۲۷ھ میں سرزمین بخارا میں معرفت کا آفتاب حضرت سید بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ طلوع ہوا جس نے بے شمار تشنگان حق کو سیراب کیا۔ ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائی۔ جیسا کہ اسلام کے مختلف سلاسل کے بانیوں اور ربانی علماء نے بنی اسرائیل کے انبیاء کیطرح تبلیغ دین و اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا ہے۔ اسی طرح آنجناب نے سلسلہ نقشبندیہ میں اسلام کی گرانقدر خدمات انجام دیکر ۷۸۸ھ میں وصال پایا۔

واقعی اس بیسویں صدی کے دور میں جبکہ مادی ترقی عروج پر پہنچ چکی ہے سائینس اور اس کے علوم سے چاند، تاروں تک رسائی حاصل کی جا رہی ہے اور ہر قسم کے سامان عیش و عشرت، آرام و راحت مہیا ہونیکے باوجود بھی آج کا انسان اطمینان

اور سکونِ قلب سے محروم ہے۔ اس کے لئے بے چین، مضطرب اور پریشان ہے۔ لیکن اطمینان اور سکونِ قلب ذکر اللہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (ق)
اور یادِ الٰہی کا لطف اور سرور مردِ خدا کی بارگاہ اور ان کی پاک تعلیمات سے ہی میسر آتا ہے
کیوں نہ ہو ؎

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحبِ فروغ
عشق ہے اصلِ حیات موت ہے اس پر حرام (اقبال رح)

"رسالۂ عرفان" جو میرے محترم دوست ایچ۔ ایم بشیر احمد صاحب چھوٹو۔ (سیکرٹری بزم اربابِ طریقت نقشبندیہ) نے فقیر روشنضمیر الحاج جناب سید محمد شریف الدین صاحب نقشبندی (نزال) کی خواہش کے مطابق تالیف کیا ہے۔ کے حصہ اول کا مطالعہ کیا۔ جو خواجگانِ نقشبندیہ کے اذکار و وظائف اور خاص ارشادات پر مشتمل ہے۔ یقیناً یہ راہِ ھدیٰ کے طالبین اور شائقین کیلئے آبِ حیات سے کم نہیں ہے۔ تزکیۂ نفس، تصفیۂ روح اور سکونِ قلب حاصل کرنیکا بہترین ذریعہ ہے

اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مؤلف نے اس کی تالیف میں بہت محنت اٹھائی ہے۔ نیز سلوک، تصوف اور اس سلسلہ کی معتبر تاریخی کتابوں کی ورق گردانی کر کے یہ کتابچہ ترتیب دیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ اشغال نقشبندیہ کا خاص نقشہ اسطرح پیش کیا جائے۔ کہ اصل کے مطابق ہو۔ تاکہ خواجگانِ نقشبندیہ کی اصل تعلیمات سے عامۃ المسلمین اور خاصکر شائقین نقشبندیہ مستفید ہو جائیں۔

رسالۂ ہذا میں مؤلف نے عارفِ ربانی حضرت سید بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر خواجگان عالیشان کی سیرتِ پاک کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ جس کا احساس شدت سے کیا

جاتا ہے۔ چونکہ یہ مؤلف کی پہلی کوشش اور خواجہ بزرگ کی تعلیمات اور پاک زندگی پر ریسرچ
کرنے کی ایک ابتدائی کڑی ہے۔ اس لئے مستقبل میں ان سے نہ صرف کتابچے بلکہ اردو میں
ایک مستند اور ضخیم تاریخ و سیرت نقشبندیہ لکھنے کی امید رکھتا ہوں۔ جس کی سخت ضرورت ہے
تاکہ جدید تعلیم یافتہ حضرات بھی اس سے بہرہ ور ہوں۔

میری دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو مقبولیت بخشے اور مؤلف کیلئے آخرت میں سامانِ
مغفرت بنائے۔ اور دنیا میں بھی تشنگانِ روحانیت خاصکر نقشبندیہ کے پیروں کی
نگاہوں میں یہ سعی قابلِ تحسین ہے۔ **فجزاهم الله خیر الجزاء**۔

خاکپائے اولیا
۲۹ ۴/۶۹

غلام احمد کاملی۔ جنرل سیکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام جموں و کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں کس منہ سے اُس غفور و رحیم اور سمیع و بصیر پروردگار عالم کا شکریہ ادا کروں۔
جس نے میرے دل کی مراد پوری کر دی۔ میں جس چیز کی تمنا مدت مدید سے کر رہا تھا۔ آج اسکی
پہلی باعزت و عظمت کڑی کا بچشم خود مشاہدہ کرنیکا موقع ملا۔ میری تمنا کو کامیابی کا
جامہ پہنانے کا بیڑا میرے دوست بشیر احمد چھوٹو صاحب اٹھائیں گے۔ مجھے اس کا وہم و
گمان بھی نہ تھا۔ میں خاکپائے اولیاء اللہ ضرور ہوں۔ لیکن حقیقت کی پردہ پوشی کئے بغیر
کہتا ہوں۔ کہ ان کے ارشادات اور کمالات کا جس قدر علم ہونا چاہئے تھا۔ اس سے معذور ہوں
میں پورے طور کسی کی سوانح حیات سے بھی باخبر نہیں ہوں۔ لیکن آج جب میں نے
"رسالہ عرفان" کا پہلا قسط دیکھا۔ تو بہت جلد تک مجھے میری مرادوں کی تعبیر ملتے ہی

دکھائی دی۔ مؤلف نے نہ جانے کیا سمجھ کر مجھ ناچیز کو اپنی انتھک اور کٹھن کوششوں پر نظر ثانی کرنے کیلئے مجبور کر دیا۔ میں اس لائق کہاں کہ توضیح و تنقیح کرتا۔ پھر بھی جس قدر مجھ سے ہو سکا حرکات ثلاثہ اور مہمل الفاظ کی درستی کر سکا۔

میں نے پورے ذوق و شوق سے اس کا ایک ایک لفظ پڑھا۔ اور بہت حد تک سمجھنے کی کوشش کی۔ لیکن سمجھنے پر بھی صرف اتنا سمجھ سکا۔ کہ مؤلف کے ہر نقطے کو پرکھنے کی ضرورت ہے۔ پڑھنے کی نہیں۔ رسالے کا رشتہ صرف تصوّف سے ہے۔ اور تصوف ہمیں یہی بتاتا ہے کہ آؤ اور دیکھو (come and see) اگر دیکھنا۔ کہ کس منزل کے بعد کس منزل کی طرف رجوع کرنا ہے۔ کونسا ہتھیار کس منزل کو طے کرنے کیلئے استعمال کرنا ہے۔ تزکیۂ نفس، اور اس قسم کی بہت ساری باتوں کا راز صاحب تصوف نے بالکل فاش کر دیا ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنی عرفانِ نفس عرفانِ حق کا ذریعہ ہے۔ اس مسلک کو میرے محترم دوست سمجھانے میں بہت حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔

اپنے کو پہچاننے والا خدا کی پہچان کر سکتا ہے۔ اور بلاشبہ بشیر صاحب نے خود کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ ان کی یہ قابل قدر جانفشانی یقیناً اس کا ثبوت دیتی ہے۔ اگر کسی عالم یا مفتی یا عمر رسیدہ صاحب دل کی یہ تالیف ہوتی۔ اور میری نظر سے گذرتی۔ تو مجھ میں وہ مسرت پیدا نہیں ہوتی۔ جو سائنٹفک ایج (saientific age) کے اس نوجوان کی تالیف دیکھ کر ہوئی۔ علماء و مفتیان سے ہم کسی بھی وقت ایسی چیزوں کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ لیکن بشیر صاحب جیسے جوان سال لڑکے کا ایسا نیک قدم اٹھانا نہ صرف مشکل بلکہ دشوار ترین ہے۔

بشیر صاحب دیکھنے میں تو کیا پرکھنے پر بھی یہی معلوم ہوگا کہ وہ حد درجہ شریف، کم گو،

انسان دوست، مردم شناس، بردبار اور صاحبدل ہیں۔ باطنی تعلیم میں یقیناً بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اور یہ صرف انہیں اپنے مرحوم اللہ بزرگوار خواجہ محمد قاسم صاحب چھوڑو کی نظر عنایت کی مہربانی ہے۔ عبادت، نیکی اور پرہیزگاری میں جوان طبقہ میں درخشاں ستارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم آزاد خیالات کے حامی اور جفاکش بھی ہیں۔ پیران شریعت طریقت کے بہت گرویدہ ہیں۔ اور جو اولیاء اللہ کی پوچھو تو ہر دربار کے آستانے کی خاک سے بدتر اپنے کو تصور کرتے ہیں۔

مؤلف سے معتقدین کا مشکور ہونا کوئی عجوبہ یا معجزہ نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ "رسالہ عرفان" کو تالیف کرکے وہ خود اس کے مستحق ہو گئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ زمانہ بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ نیکیاں بدلوں کا جامہ پہن لیتی جا رہی ہیں۔ عقیدتمند بداعتقاد ہوتے جا رہے ہیں۔ اولیاء اللہ کے درباروں میں جا کر رحمتوں کے دریا میں سیراب ہونے کے بجائے بازاری خرید و فروخت اور میلے کا لطف اٹھانے میں مشغول ہوتے جا رہے ہیں۔ تہذیب تمدن میں روز افزوں گراوٹ پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت اب اس بات کی ہے۔ کہ اپنی پاک اور پوتر تہذیب کی بازیافت کیلئے جدوجہد کی جائے۔ دوستان خدا کا اعتقاد کامل رکھنے کیلئے وہی پہلا سا انقلاب لانا چاہئے۔ جو انقلاب حضرت امیر کبیرؒ حضرت نقشبند مشکلکشا رح حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح حضرت غوث الاعظم دستگیر دوجہان رح اور دوسرے اولیاء اللہ نے لایا ہے وہ حیات ہیں۔ اور ہماری ہر بات کا جواب دے سکتے ہیں۔ ان کی روح پاک ہے۔ ان کا جسم پاک ہے اور پاک چیز ابدی ہے۔ لافانی ہے۔ اور زندہ جاوید ہے۔

مؤلف سے توقع ہے۔ کہ "رسالہ عرفان" کے دوسرے حصے میں وہ ان رازوں کی

وضاحت سے نقاب کشائی کریں گے۔ جن کو جاننے اور دیکھنے کیلئے معتقدین ہر وقت بہت متمنّی رہے ہیں :۔

خاکسار
الیس غلام جیلانی قادری

بزمِ اربابِ طریقتِ نقشبندیہ کے اغراض و مقاصد

(۱) حضرتِ خواجۂ خواجگان حضور پُر نور غوث العالم حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبندی البخاری کے علاوہ باقی اولیائے کرام کے تعلیمات، ارشادات اور دیگر اسرارِ روحانیت، اذکار و افکار، اور اوراد و اشغال سے متعلق اُن کے اقوالِ زرین کو عوام الناس تک کتابوں کی صورت میں پہنچانا۔

(۲) درسگاہ نقشبندیہ کا قیام۔ (۳) اسلامیہ لائبریری کا قیام۔

(۴) اسلامی ریسرچ سیکشن کا قیام (۵) ماہنامہ رسالہ کا شائع کرنا۔

گذارش

ہر ایک حضرات سے التماس ہے۔ کہ مجھکو ہدفِ ملامت بنانے کے بجائے منصفانہ تنقید کے اصول پر میری راہنمائی کیجائے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ "رسالہ عرفان" حصۂ اول خامیوں سے خالی نہ ہو۔ اِس لئے میں (اگر خدا نے چاہا) دوسرے ایڈیشن میں اُس کی تلافی کی کوشش کرونگا۔

خاکسار
ایچ - ایم بشیر احمد (کلاشپوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست	محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفےٰؐ بس	محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس
مناجاتے اگر باید بیان کرد	بہ بیتے ہم قناعت میتوان کرد
محمدؐ از تو مے خواہم خدارا	خدایا از تو حبِ مصطفےٰؐ را

لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اُس مولائے کریم کا جس نے ابتدا ہی سے ہمیں اس نعمتِ عظمیٰ کا عاشق اور طالب صادق بنایا عمر کا ایک بڑا حصہ اسی درِ بے بہا کی طلب اور رہبرِ کامل کی خدمت میں صرف کیا۔ بہت سے پیرانِ طریقت اور مرشدانِ کامل کی عنایت سے میں آج اس قابل بن گیا۔ کہ میں "رسالۂ عرفان" حصہ اول کو اکٹھے کر کے کتاب کی صورت میں شائع کر رہا ہوں۔

حق سبحانہٗ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرے مرشدِ کامل، حاملِ علومِ شریعت، ہادئی راہِ طریقت، واقفِ رموزِ حقیقت، غواصِ بحرِ معرفت، فقیرِ ربانی، عارف باللہ اعلیحضرت حاجی الحرمین جناب محمد شریف الدین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی و قادری (سجادہ نشین تراڑل) نے اپنی ظاہری و باطنی نظرِ عنایت سے سرفراز فرما کر اس رسالہ کے لکھنے میں دستگیری کی۔

وظائف و اشغال و اعمال و سلوک کی تعلیمات اور سلاسل عالیہ اولیاء کے مخصوص اذکار و وظائف جو رازِ سربستہ کی طرح عرفا میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں اور جس کو حاصل کرنے کیلئے مریدان باادب و اخلاص مشائخ کبار کی خدمت میں سالہا سال

ریاضتوں و مجاہدوں میں گذارتے ہیں۔ وہ غرائب مکنونات اور مخصوص رموزات بحمداللہ اس رسالہ میں موجود ہیں۔

اس کتاب میں وہی وظائف و اشغال درج کئے گئے ہیں۔ جنکی سند برابر بہ سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ قادریہ، اور سلسلہ چشتیہ تک ملتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی اولیائے کرام کے بھی وظائف و اشغال درج کئے گئے۔ اور جن کی صحت و صداقت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ ساتھ ساتھ پوری ترکیب بھی لکھدی گئی ہے تاکہ شائق یا ضرورتمند کو عمل شروع کرتے وقت دقّت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہر ایک وظائف و اشغال وصول الی اللہ کیلئے ایک نیّر نورانی کی طرح روشن بخش ہے اور وصال محمدیؐ اور جمال احمدیؐ کے لئے کامل وسیلہ ہے۔ ان کے ایک ایک لفظ سے فیض و برکت کی نہریں چلتی ہیں۔ نقطہ نقطہ جواہرات کا معدن اور خزینہ ہے۔ کیوں نہ ہو۔ یہ اُن لوگوں کی فرطِ محبّت اور کمالِ اشواق احمدیؐ کے جذبہ کا نتیجہ ہے۔ جو اپنے اپنے وقت میں جامع کمالات ظاہریؐ باطن اور واقف اسرار ربانی قطب الاقطاب اور غوث ہر دو جہاں تھے۔ بہت سے میرے دستوں نے نہایت شوق سے اسے حرز جان سمجھا۔ اور نہایت تعظیم و تکریم سے اُنکی قلمی نقلیں اٹھائیں۔ لیکن آجکل چھاپہ خانوں کے عام ہوجانے کیوجہ سے مصرف میں بہت کفایت رہتی ہے۔ اور اسطرح سے ہزار ہا بندگان الٰہی اور عاشقان احمدی کا فیضیاب ہونا ممکن ہے۔ لہذا محض رضاء حضرت اللہ اور حضرت رسول اکرمؐ ہم نے اس رسالہ کو ہاتھ میں لیا۔ جو کہ "تقریب سعید خواجگان نقشبندیہ" زیرِ اہتمام جموں و کشمیر بزمِ ارباب طریقت نقشبندیہ طبع کرکے پیش کرتے ہیں۔ اس مجموعہ "رسالۂ عرفان" حصہ اول سے ہزار ہا پیاسے سیراب ہوجائیں گے۔ اور صدہا

شائقوں کی دلی تمنائیں بر آئیں۔ اس کے علاوہ اس وقت مجھے "رسالہ عرفان حصہ دوم اور سوانح عمری "حضرت خواجگان نقشبندیہ" زیر قلم ہیں۔ انشاء اللہ المنان اگر توفیق شامل حال رہی۔ تو انہیں بھی طبع کرایا جائیگا۔ خداوند تعالےٰ اس بندہ ناچیز کی خدمت کو قبول فرمائے۔ اور روز قیامت اپنے حبیب پاکؐ کے نام لیواؤں میں اُٹھائے (آمین)

اس رسالہ کے تالیف کرنے میں بندۂ ناچیز نے مندرجہ ذیل کتب سے امداد لی ہے

(۱) جواہر غیبی :- قطب الارشاد حضرت سید مظفر علی شاہ قادری چشتی رح

(۲) انوار محمدی :- مولوی شیخ محمد صاحب فاروقی تھانوی رح

(۳) طریق انہار اربعہ :- حضرت شاہ احمد سعید صاحب رح

(۴) کحل الجواہر :- حضرت شیخ عبد الاحد

(۵) خزینۃ الاسرار :- حضرت علامہ سید محمد حقی نازلی رح

(۶) تذکرہ نقشبندیہ :- حضرت مولانا شیخ فضل الرحمن لاہوری رح

(۷) تاریخ ابن عساکر :- حضرت علامہ ابن عساکر

(۸) علاج السالکین :- حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ قادری و نقشبندی رح

(۹) سلوک مجددیہ :- حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ قادری و نقشبندی رح

(۱۰) وظائف الشرفی :- حضرت ابو احمد محمد علی حسین صاحب الشرفی رح

(۱۱) شمع شبستان رضا :- اعلیحضرت عظیم البرکت قدس اللہ سرہ العزیز

(۱۲) احسن الوظائف النقشبندیہ :- جناب محمد حسن اعظم نقشبندی قادری مجددی

(۱۳) القول الجمیل :- حضرت مولانا شاہ ولی اللہ نقشبندی قادری رح (محدث دہلوی)

(۱۴) جواہر خمسہ:- حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) مرآت جن ہمیشال:- علامہ ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علیخان قادری مجددی، رضوی رح

دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ میری نیت اور ارادوں میں خلوص عطا فرمائے۔ اور تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین یارب العالمین۔ بحق سید الاولین و الآخرین جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

خاکسار درگاہ اولیائے کرام

ایچ۔ ایم۔ بشیر احمد چھوو (کلاشپوری)

(سیکرٹری آل جموں وکشمیر بزم ارباب طریقت نقشبندیہ)

اذکار واشغال و مراقبات حضرات طریقہ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

جب طالب صادق توفیق الٰہی سے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہؒ کے بزرگوں میں کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ بنانا چاہتا ہے۔ تو سب سے پہلے اس سلسلہ کے مشائخ طریقت اس کو استخارہ کی تعلیم فرماتا ہے۔ اگر استخارہ کے بعد اس کو اجازت ملیگی۔ تو شیخ کامل اپنے ہونے والے مرید کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ اور اگر ممانعت ہوئی۔ تو پیر کامل طالب صادق یعنی مرید کو بیعت نہیں دیتا۔ کیونکہ مرید کا حصہ دوسری جگہ ہوتا ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مرشد برحق کی توجہ استخارہ ہی کے قائم مقام ہوتی ہے:-

طریقہ استخارہ حضراتِ نقشبندیہ رح

جب طالبِ صادق استخارہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ تو اُس کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے طریقہ استخارہ کے آداب بجالائے۔ کیونکہ "حضراتِ نقشبندیہ" آداب کو اپنے سلسلہ کی محرابِ خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خواجگان نقشبندیہ نے ہمیشہ اپنے مریدوں کو بہر وقت آداب بجالانے کی تعلیم فرمائی۔ استخارہ کرنے سے پہلے طالب کو لازم ہے کہ غسل کرے۔ اس کے بعد صاف اور پاک لباس پہنکر مسجد شریف جا کر عشا کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اور اپنے گھر واپس آ کر ایسی جگہ پر قرار کرے۔ جو پاک اور صاف ہو اور جہاں کسی غیر کی نظر نہ پڑے۔ اور صدقِ دل سے نماز نفل دو رکعت بہ نیتِ تحفہ خواجگانِ نقشبندیہ اس طریقہ سے پڑھے۔ کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح تین بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں سورۃ قل ہو اللہ احد تین بار اور آیۃ الکرسی ایک بار پڑھیں۔ بعد فراغت نمازِ نوفل صدق دل اور اطمینانِ قلب سے آہستہ آہستہ ایکسو ایک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھیں۔ یہ آیہ کریمہ تقصیراتِ ظاہری و باطنی کی توبہ کرنے کی نیت سے پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہی خیال کرے۔ کہ میں از سر نو مسلمان ہوا ہوں۔ اس کے بعد اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو کر پھر صدقِ دل سے دو رکعت نمازِ استخارہ اس نیت سے پڑھے کہ میں اللہ سے چاہتا ہوں۔ کہ مجھکو بوسیلہ پیر و مرشد کے شریعتِ محمدی صلعم کے اتباع پر محکم اور مستحکم رکھے۔ اور رکعت اول میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون ایک بار خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے۔ نماز سے فراغت پانے کے فوراً بعد مصلّٰے پر بیٹھکر بارگاہِ رب العزت میں التجا دئے

کہ اپنے آپ کی بھی خبر نہ رہے۔ اور ایک سو ایک مرتبہ کلمہ تمجید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر عجز و انکساری اور اپنی ذات کو بارگاہِ الٰہی میں ذلیل و محتاج تصوّر کر کے خدائے قدوس سے اپنے لئے دعا طلب کرے اس کے بعد پھر نماز نفل دو رکعت بہ نیت تحفۂ خواجگانؒ اس ترکیب سے پڑھے۔ کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا ٣ بار اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِذَا جَآءَ ٣ بار پڑھے۔ بعد فراغت نماز بلا تعداد درود ابراہیم پڑھے۔ جب نیند آئے۔ تو زمین پر سوئے۔ اور اگر فرش زمین پر سونے سے معذور ہو تو جہاں جی چاہے وہاں سوئے۔ بعد میں جو کچھ بھی خواب دیکھے۔ بغیر مرشد کسی پر ظاہر نہ کرے۔ تاکہ پیرِ کامل خواب کی صحیح تعبیر فرمائے۔ اگر تعبیر اچھا ہو گا۔ تو مرشد بیعت دے کر سلسلہ طریقتِ نقشبندیہ میں داخل کر کے منزل اول میں صرف تعلیم اسم ذات اللہ کی فرمائیگا۔

لطائفِ ستہ کا بیان اور اُنکے ذکر کا طریقہ

انسان کے بدن میں چھ لطیفے ہیں۔ ان چھ لطیفوں کو خداتعالےٰ نے انسان کے اندر ایسی جگہ تعینات فرمایا ہے۔ جہاں سے ہر وقت سالک کو فیوض و انوار برکات الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

لطیفۂ اوّل۔ قلب:۔ جس کی جگہ بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے۔

لطیفۂ دوسرا۔ روح:۔ روح کا مقام داہنے پستان سے نیچے ہے۔

لطیفہ تیسرا۔ نفس ۔ نفس جس کا مقام ناف کے نیچے ہے۔
لطیفہ چوتھا۔ سِری ۔ سِری انسان کے سینہ کے درمیان واقع ہے
لطیفہ پانچواں۔ خفی ۔ خفی کا مقام ابرو سے اوپر ہے۔
لطیفہ چھٹا:۔ اخفیٰ ۔ جس کا مقام اُم الدماغ ہے۔

خدائے برحق نے ان چھ لطیفوں کو اپنے نور اعلیٰ سے معمور فرما کر انسان کے اندر اپنے انوار تجلیات کا ثبوت دیا ہے۔ اور سالکوں نے ان چھ لطیفوں کو ہر وقت طے کرنے کیلئے کوشش کی ہے۔ اور وہ ان کی ذکر سے کبھی غافل نہ رہے۔ ان چھ لطیفوں کے ساتھ چھ نور بھی ہیں۔

لطیفہ اول:۔ قلب اس کا نور سرخ ہے۔
لطیفہ دوسرا۔ روحی ۔ اس کا نور سفید ہے۔
لطیفہ تیسرا:۔ نفس ۔ اس کا نور زرد ہے۔
لطیفہ چوتھا:۔ سری ۔ اس کا نور سبز ہے۔
لطیفہ پانچواں:۔ خفی ۔ اس کا نور نیلگون ہے
لطیفہ چھٹا:۔ اخفیٰ ۔ اس کا نور سیاہ ہے

ان چھ لطیفوں کا بالترتیب جسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے۔ ذاکر کو واقف ہونا لازمی ہے۔ مرشد ہمت سے مرید کی طرف توجہ کرنے اور خدا سے دعا کرے کہ مرید کہے۔ کہ زبان کو تالو سے چمٹا کرے۔ حرکت زبان سے اسم ذات کو زبان قلب سے ادا کرے۔ اور خود قوت اور ہمت سے توجہ کرے۔ یعنی اپنے قلب کو مرید کے قلب کو سمجھے۔ اور غیر کے خطرہ کو اس کے قلب میں آنے سے روک کر جذبہ قلبی کے ساتھ

مرید کے دل کو اپنی طرف کھینچے۔ تاکہ اسکی توجّہ کے اثر سے مرید کے قلب میں جنبش آئے۔ اور ذکر جاری ہو۔ اور ذکر کا نور مرید کے دل میں قوّت پکڑے اور مذکور تقدس و تعالٰے کی حضوری اور نسبت کا ظہور رہو۔ اسطرح ایک ساعت یا کم زیادہ مرید کے حال میں متوجہ رہے۔ اور اس سلسلہ کے بزرگوں کی ارواح متبرکہ کو اپنا شامل حال سمجھ کر اس تصرف کو ان کی امداد سمجھے۔

قلب۔ صنوبری قلب حقیقی کا جو عالم امر سے ہے۔ آشیانہ ہے۔ اور اسکو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ اور جب مرید صادق اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو اس کے قلب میں ذکر اللہ کی عادت جاری رہتی ہے۔ اور بواسطہ قلب حقیقی کے اس میں فیض پہنچتا ہے۔ جب لطیفہ قلبی کی پوری مشق ہو جائے۔ اور فناء قلبی حاصل ہو۔ تو باقی لطایف کی جداگانہ مشق کرے۔ فنا لطائف اس کو کہتے ہیں۔ کہ لطیفہ میں مستغرق ہو جائے۔ تاکہ تطلف کی ضرورت نہ ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مرید کو لطیفہ میں تجلیات و انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اسوقت حتے الامکان کوشش کرے کہ اپنے آپکو اُن میں محو نہ کرے۔ بلکہ اللہ تعالٰے کے منزہ اور پاک ہونیکا اپنے دل میں یقین کرے۔ اور حضرات نقشبندیہ اس لطیفہ قلبی میں نفی اور اثبات صغیر فرماتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ دونوں آنکھیں بند کرے۔ اور دونوں لب ایکدوسرے پر رکھکر بند کر کے سانس ناف کے نیچے سے نکالکر قلب میں حبس کرے۔ اور لا کو ناف سے اٹھا کر گلے تک پہنچا کر الٰہ کو گلے سے لطیفہ روحی تک لا کر الا اللہ کی ضرب دل پر اس طرح لگائے۔ کہ ضرب کا اثر تمام لطیفوں میں پہنچے۔ تاکہ تمام لطائف حرکت میں آ کر اپنے کام شروع کریں۔ لیکن سالک کو چاہئے۔ کہ وہ اسوقت اس بات کا پورا پورا خیال رکھے۔ کہ

ماسوی اللہ کی نفی اور اثبات ذات مطلق بے کیف و بے جہت ملاحظہ کرے۔ اول ایک دم میں تین مرتبہ کرے پھر درجہ بدرجہ بڑھائے۔ یہاں تک کہ اکیس مرتبہ تک پہنچے اور عدد طاق رعایت اور مارہ شد کا لحاظ رکھے تاکہ اثر ظاہر ہو۔ اور اگر ظاہر ہو تو یہ بیجا اصلی کی علامت ہے۔ پھر نئے سرے سے شروع کرے۔ اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ نفی کے وقت وجود بشری بالکل منتفی ہو جائے۔ اور اثبات میں آثار جذبات الٰہی کا ظہور ہو۔ اس ذکر میں ایسا مشغول ہو۔ کہ مذکور ذاکر کے دل پہ غالب ہو جائے۔ اور معشوق کا نام بھی بھول جائے۔ اور معشوق میں مستغرق ہو۔

لطیفہ قلب (پہلا قدم) اسکی ذکر اسم ذات اَللّٰه اَللّٰه ہے۔ کہ نماز تہجد کے بعد ذکر کلمہ شریف تہلیل۔ ایکہزار اور اسم ذات ۲۴ ہزار حبس دم کے ساتھ کریں۔ پھر نماز فجر ادا کرکے درود کبریت احمر تین بار پڑھے۔ اس کے بعد شجرہ نقشبندیہ (جسکی ذکر حصہ دوم میں آئیگی) ایکبار پڑھے۔ اور بعد نماز عشا مدینہ منورہ کیطرف دو زانو بیٹھکر آنحضرت صلعم کی حضوری کا تصور کرکے ۱۱۰۰ بار درود شریف بزد ذات مقدس صلعم پڑھیں۔ اور قلب فیضان لیں۔ اور ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ آیہ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ورد رکھیں۔ صبح و شام مراقبہ پیر کا تصور کرکے کم از کم آدھ گھنٹہ ضرور کریں۔ یہ ورد رکھنے سے قلب بہت جلد صاف اور ذاکر ہو جائیگا۔

لطیفہ روح (دوسرا قدم) اسکی بھی ذکر اسم ذات اَللّٰه ہے۔ اسمیں درود شریف ۱۱۰۰ بار پڑھیں۔ اور درود شریف یہ ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور باقی ورد لطیفہ قلب کا رکھیں۔

لطیفہ سر ۔ (تیسرا قدم) اسکی بھی ذکر اسم ذات ہے ۔ اور اس میں درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۱۰۰ بار پڑھیں اور باقی ورد قلب کے رکھیں۔

لطیفہ خفیہ (چوتھا قدم) اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ اسکی ذکر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عَلٰی مَعْلُوْمٍ لَّكَ اس کا درود شریف ہے۔ تعداد اسکی ۳ تسبیح ہے۔ حزب البحر ۵ مرتبہ درود کبریت احمر ایکمرتبہ درود مستغاث ایکمرتبہ شجرہ ایکمرتبہ کلمہ شریف دو ہزار مرتبہ اور مراقبہ آدھ گھنٹہ کریں۔

لطیفہ اخفا ۔ (پانچواں قدم) ذکر اسم ذات ہے اور درود شریف یہ ابھی ہے

لطیفہ نفس ۔ (چھٹا قدم) ذکر اسم ذات ہے۔ اسمیں درود و وظایف اخفا ہیں

ان چھ لطیفوں کے بعد قالب کی ذکر آتی ہے۔ قالب ۔ یہ عناصر اربعہ سے مرکب ہے۔ عناصر اربعہ الگ الگ اصلاح نہیں پا سکتے۔ اس لئے ان کی اکٹھی اصلاح کیجاتی ہے۔ اسکی نیت اسطرح ہے۔ کہ ساتواں لطیفہ قالب ہے۔ اور اس کا نور آتش ذکر نفی اثبات اس میں درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عَلٰی مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ عَلٰی ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ ۳۰ بار پڑھیں ۔ کلمہ شریف نفی اثبات دو ہزار اور باقی ورد لطیفہ کا رکھیں۔

لطائف ستہ کے شغل کا طریقہ

اس کی ترکیب یوں ہے۔ کہ اپنے سانس کو زیر ناف کھینچکر جس لطیفہ کا شغل منظور ہو

وہاں ٹھہر کر جتنا ہوسکے۔ اسم ذات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کی ذکر شروع کرے لیکن
اُس وقت معنی کا لحاظ ضرور رکھا جائے۔ تاکہ اُس کے نور اور واسطہ سے مشغول ہو
اور اس اسم ذات کو غیر ذات نہ خیال کرے۔ اور اُن مقامات کا ذکر بدون حبس
دم کے بھی کرے۔ اور ذکر وہی اسم ذات ہے۔

ذکرِ جاروب

ان لطائف میں اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اپنی سانس کو قوت سے مع ملاحظہ
اسم ذات بدون حبس دم کے جس لطیفہ کا جاروب مقصود ہے۔ اُس سے کھینچکر پھر ھُو کی
ضرب اسی لطیفہ پر لگائے۔ مثلاً اگر لطیفہ قلبی کا جاروب کرے۔ تو دم کو قلب سے
بشدت مع ملاحظہ اسم ذات کے کھینچکر موضع روح تک لاکر ھُو کی ضرب دل پر لگائے۔
دوسرا ذکر آرہ۔ جس کا تعلق ذکر جاروب سے ہے۔ اور طریقہ یہ ہے۔ کہ اپنے
دم کو اسم ذات کے ساتھ لطیفہ مقصود سے الٹا کھینچکر ھُو کی ضرب لطیفہ اول پر لگائے۔
جب لطائف ستہ کی مشق سے فارغ ہوجائے۔ تو ہمت سے تمام لطایف کیطرف متوجہ ہو
اسم ذات کی پوری مشق کرے۔ تاکہ تمام لطیفے بخوبی جاری ہوجائیں۔ اگر سیر
لطائف میں کچھ انوار تجلیات وغیرہ در پیش ہوں۔ اُن سے لذت اٹھا کر بے پرواہ نہ ہوجائے
بلکہ ترقی کا امیدوار رہنا چاہیئے۔

سلطان الاذکار کا طریقہ

طالب کو چاہیئے۔ کہ وہ سر سے پاؤں تک اپنے عالم امر اور عالم خلق کی طرف متوجہ ہوکر

اسم ذات کی گردان کیے۔ اور اس موقعہ پر مرشد یعنی پیر طریقت بھی اپنے کمال همت کیلیے اپنے مرید کی طرف توجہ کرے۔ اور ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ جسم کا ہر ایک حصہ اس کا ذاکر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر اپنے آپ کو غافل کرنا چاہیئے۔ تو ممکن نہ ہو۔
یہاں تک جو اذکار لطائف ستہ کے ضمن میں تھے۔ تمام ہوئے۔ کیونکہ اس سلسلہ کے مشائخ طریقت کے نزدیک اس راستہ کے قطع کرنے کے کل سات قدم ہیں۔
ان میں پانچ تو عالم امر سے ہیں۔ یعنی قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفا۔ نفس اور قالب یہ دو عالم خلق سے ہیں۔ اور قالب اربع عناصر سے مرکب ہیں۔ اس صورت سے کل دس لطیفے بنتے ہیں۔ سلوک قلب عالم سے ہے۔ اور لطائف قالب یعنی اربع عناصر کو لطیفہ نفس کے ضمن میں مرشد اپنے طالب کو سلوک فرماتے ہیں۔ پھر نفی و اثبات ارشاد فرماتے ہیں۔

طریق نفی و اثبات

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ طالب اپنی آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے ملا کر ناف کے نیچے سے سانس کو شدت کے ساتھ کھینچکر دماغ میں لائے۔ اور صرف لا کو ناف سے کھینچکر ام الدماغ میں پہنچائے۔ اور وہاں سے اِلٰہ کو لطیفہ روحانی کی طرف لاکر اِلَّا اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اور ماسوا لا اِلٰہ کو نفی تصور کرے۔ لفظ اِلَّا اللہ پر اثبات ذاتی کا ملاحظہ کرے۔ اور مبتدی لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللہُ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللہ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہُ کا تصور کرے۔ ایک دم میں زیادہ سے زیادہ ۲۱ مرتبہ کہے۔ اور اس کا اثر دل میں پیدا ہو جائے۔ شکر بجالائے

ہو رنہ نئے سرے سے شروع کرے تا کہ اثر پیدا ہو۔ تکرار اسمی کا طریق تمام ہوا اور اکثر مشایخ نقشبندیہ کا سلوک یہیں تک ہے۔ اس کے بعد مراقبات اور اذکار بیان ہوتے ہیں۔ پہلے مشائخ طریقتِ نقشبندیہ اپنے مرید کو فنائے افعالی جسکو توحید افعالی کا مراقبہ کہتے ہیں کی تلقین فرمائیں۔

توحیدِ افعالی کا مراقبہ

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ طالب یعنی مرید اپنے اور تمام موجودات کے افعالی کو فعال حق کا مظہر جانے۔ اور تمام اشیا میں اسکو فاعل مطلق تصور کرے۔ پس فاعلیت غیر کی نظر سے اُٹھ جائے اس کے بعد فنائے صفات کا مراقبہ جس کو توحیدِ صفاتی کا مراقبہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی اپنی اور جمیع موجودات کی سب صفتوں کو صفاتِ حق میں مستہلک سمجھے۔ یہاں تک کہ حدیثِ قدسی کُنتُ لَهٗ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ الخ کا مصداق بن جائے۔

فنائے ذاتی کا مراقبہ

توحید افعالی کے بعد فنائے ذاتی جسکو فنائے توحید بھی کہتے ہیں کا مراقبہ آتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ قلبِ حقیقی کے اندر سراسر نور خیال کر کے نظر ڈالکر اپنی اور تمام موجودات کی ذات کو ذاتِ حق کا مظہر جانے۔ اور ذات بے جہت اور بے کیف کو آفاق و انفس میں یعنی اپنے اندر اور باہر حاضر سمجھے۔ اور اس کے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ اس خبرداری سے کبھی غافل نہ ہو۔ اگر غفلت طاری ہو۔ تو اسی کی طرف رجوع کرے۔ یہاں تک کہ اس کے مشاہدہ کے نور میں مستغرق ہو جائے۔ اور ذاتِ مطلق کے سوا کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے

بعض بزرگ مراقبہ توحید ذاتی کی نسبت اسکی تکمیل کیواسطے مراقبہ قواریہ کراتے ہیں۔

طریقۂ مراقبۂ قواریہ

مراقبۂ قواریہ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ حقیقت جامع کو مثل آفتاب کی اور تمام موجودات کو مثل شیشے کے خیال کرے۔ اور یہ سمجھے۔ کہ یہ شیشے اُس آفتاب کے مقابل اور اس کے نور سے منور ہیں۔ اور اُس موجودات میں اُس کے نور کے سوا کچھ نہیں۔ اگر اس مراقبہ میں کمال حاصل کریگا۔ تو وجودِ مطلق کو تمام افراد میں ساری دیکھکر دوسرے کو موجود مطلق نہ سمجھیگا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اسی مقام کی خبر ہے۔

مراقبۂ توحیدِ وجودی

مراقبۂ توحیدِ وجودی ولایت لطیفہ قلب سے متعلق ہے۔ جو "عالم امر" سے ہے اور تمام اشیا کو محیط ہے۔ یعنی ولایت اس سے شروع ہوتی ہے۔ اگر تمام اشیا کو نظر سے گرائے اور گم کرنے کے بعد جمال لایزال کا مشاہدہ ہو۔ اس نسبت کو توحیدِ شہودی کہتے ہیں۔

مراقبۂ توحیدِ شہودی

یہ ولایت لطیفہ روح اعظم سے ہے۔ جو محض نور سے تعلّق رکھتی ہے۔ اور یہ دو نوں مرتبہ ولایت کے اولیا کا خاصہ ہیں۔ اس مرتبہ میں علم لدنی اور قطبیت کا مرتبہ اور اہل البیت وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ جب یہ نسبت کمال کو پہنچ جائے۔ تو ذاکر کو چاہیے۔ کہ وہ ان تجلّیات اور مشاہدات سے

لذت پاکر قرار نہ پکڑے۔ بلکہ ترقی کا طالب ہو۔ اگرچہ یہ بھی کمال ولایت ہے۔ مگر اِس مرتبہ میں ایک طرح کی شرکت مفہوم ہوتی ہے۔ مطلوب حقیقی کے حاصل ہونے تک کسی چیز کی آمیزش نہ کرے۔ اس کے بعد طالب مرید کو چاہیئے۔ کہ وہ مرشد کی توجہ کی مدد سے اپنے آپکو ان تجلیات اور مشاہدات و واردات کے غلبہ سے اگرچہ لطیف ہوں۔ اور جو کچھ ذہن نشین ہے۔ حق ہو یا غیر حق خالی اور صاف کرے۔ اور بتلقین مرشد مراقبہ نایافت اور دار الورا میں مشغول ہو۔

مراقبۂ نایافت

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ لطیفہ سری کو واردات مذکورہ سے خالی کر کے اس پر نظر باطن رکھے۔ اور حق تعالےٰ کو نہایت پاکی کے ساتھ تصور کرے۔ اور جو کچھ ذہن اور خیال میں آئے اور اسکو بے جہت و بے کیف سمجھے۔ تاکہ اس کی نظر میں سوائے مطلوب کے کچھ نہ رہے۔ یہاں تک کہ بجز نور یقین معلوم کرنے کے بعد کوئی چیز باقی نہ رہے۔ اسی طرح پاکی اور صفائی کو اختتام تک پہنچا دے۔ اور کسی جگہ راستہ میں قرار نہ پکڑے۔

جب نفی کی حاجت نہ رہی۔ اور آئینہ سری توجہات تصورات سے صاف اور مصفا ہو گیا۔ اور بے جہتی و بے کیفی ظاہر ہوئی۔ مراقبہ نایافت و وراء الورا اور ولایت اخفی جو کہ ملائکہ مقربین کی ولایت ہے حاصل ہوئی۔ اور یہ ولایت لطیفہ سری سے متعلق ہے

ہر کرا از فضل حق باشد مدد ۔۔۔ این ہمہ نعمائے حق او را رسد

جب طالب نے لطیفہ سری کو تجلیات سے اگرچہ مشاہدہ ہو۔ خالی کیا دائرہ حقیقی میں داخل ہوا

لیکن چونکہ حقیقت سے آگاہ نہیں ہے جاہل ہے۔ پس اگر امداد الٰہی اور جذبۂ معنوی شامل حال ہے۔ تو تمام مرتبے عنصری اور نوری کے طے کر جائیگا۔ اور مراقبہ نایافت اور وراء الورا کے بعد حقیقت نایافت کہ مرتبہ ولایت اخص الخواص کا اور ولایت انبیا علیہم السلام کی ہے۔ اس نسبت کا حاصل ہونا جہت حقیقت یافت حق اور غیر حق سے محض متخلیٔ باطن سے خالی کرنے کی کوشش کرنے میں ہے۔ اگرچہ یہ ولایت خاص ہے۔ لیکن اس ولایت میں وجود غیر نظر میں ہے۔ یعنی مظاہر اور ظاہر میں تمیز باقی ہے۔ پس اسمیں سے بہ نسبت اور مراتب عالیہ کے شرک کی بو آتی ہے۔ اور ولایت اخص میں اگرچہ پاکی ہے کہ اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالیہ کو ذات و صفات و کمالات حق کا مظہر دیکھتا ہے۔ اور اس کی مظہریت کے سوا کچھ پاتا ہے۔ اسکی تنزیہ کرتا ہے۔ مگر تمام آدمیوں کی تنزیہ انبیا علیہم السلام کے بلند رتبہ کے آگے تشبیہ کا حکم رکھتی ہے۔ پس دل کو غیبت کے تصور سے کہ ان کے نزدیک غیر حق ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ملاحظہ تنزہ سے بھی پاک اور منزہ ہے۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا دونوں خیال سے خالی کرے۔ اور ترقی چاہے۔ تاکہ تجلی بے کیفی اور بے جہتی کی مرید کے دل پر وارد ہو۔ اور انوار قدم کی تجلیات روشن ہوں۔ جسقدر خلوص زیادہ ہوگا۔ اس دائرہ ولایت میں داخل بھی زیادہ ہوگا۔ اس کے بعد نبوت انبیا علیہم السلام کے کمالات ہیں۔ اور اس مراقبہ کی حقیقت اسوقت تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ محقق لوگ اسقدر فرماتے ہیں۔ کہ انبیاءؑ کی نبوت اور ان کی ولایت دونوں دائرہ اصالت میں ہے۔ اور ظلیت سے خالی اور صاف ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ ولایت میں صفات حضرت جل شانہ کی حقیقت کو پہنچتا ہے۔ اور نبوت میں حسب استعداد ذات

بے جہت کی حقیقت کی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَعْلَى الْمَقَامَاتِ جب یہ نسبت کمال کو پہنچیگی۔ تو درمیان سے ملاحظہ اُٹھ جائیگا۔ اور مقام حضور در حضور نور علی نور میں بقا باللہ کا مرتبہ ہے۔ پہنچیگا۔ یہ ذکر مراقبات اذکار و اشغال طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا اجمالاً مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔ اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالےٰ رسالہ عرفان کے دوسرے حصہ میں کیجائیگی:۔

حضراتِ نقشبندیہ کے چند کلمات

اب چند اصطلاحی کلمے حضرات نقشبندیہ رح جن پر سلسلہ نقشبندیہ کی بنا ہے۔ لکھے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو اپنا پیشوا سمجھنا چاہئے۔ اور انہیں جاننا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ طالب کو اشغال و اذکار کے وقت کسی قسم کی دقت پیش نہ آئیگی۔ حضرات نقشبندیہ کے گیارہ کلمات ہیں۔ جن میں سے آٹھ حضرت امام الطریقت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رح سے منقول ہیں۔ اور تین حضرت سید السادات خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند البخاری رح سے منقول ہیں۔ جو آٹھ کلمات حضرت مجدد الف ثانی رح سے منقول ہیں وہ یہ ہیں۔

ہوش در دم:۔ ہوش در دم کا معنی یہ ہے۔ کہ اپنی نفس سے ہمیشہ ہوشیار اور خبردار رہے۔ تاکہ غفلت سے کوئی سانس نہ نکلے۔ اور یہ شغل تفرقہ النفس کو دفع کرتا ہے

نظر بر قدم:۔ اس کا معنے ہے۔ کہ راستہ کی آمد و رفت کی جگہ میں پشت قدم پر نظر رکھے۔ تاکہ نظر پراگندہ نہ ہو۔ اور جمعیت حاصل رہے۔ اور ابتدا میں دل نظر کے تابع رہے۔ اور نظر کی پریشانی دل میں مؤثر ہوتی ہے۔ اور شاید نظر بر قدم سے سفر ہستی کے

قطع کرنے اور خود پرستی کی گھاٹیاں طے کرنے میں سالک کے جلدی چلنے کی طرف اشارہ ہو یعنی جس جگہ اس کی نظر منتہی ہو وہیں اسی وقت قدم رکھے۔

سفر در وطن :- سالک طبیعت بشری میں سفر کرے۔ یعنی صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کیطرف رجوع کرے۔ کہ یہی معنی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہِ کے ہیں۔

خلوت در انجمن :- ظاہر خلقت کے ساتھ اور باطن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ یعنی ہر حال میں توجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ یعنی ہر وقت ذکر اسم ذات یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں محو رہے۔

یاد کرد :- ذکر زبانی اور قلبی سے مراد ہے۔ یعنی ذکر حق میں غفلت کا دور کرنا

باز گشت :- اس سے مراد ہے۔ کہ ذاکر جتنی مرتبہ کلمۂ طیبہ زبان سے کہے۔ اتنی بار دل سے بھی مناجات کرے۔ کہ الٰہی تو اور تیری رضا میرا مقصود ہے۔ اور میں نے تیرے واسطے دنیا و آخرت کو چھوڑ دیا۔ تو مجھے اپنی نعمتیں اور درگاہ میں پہنچنا عطا فرما

نگہداشت :- مراقبہ دل کو ماسوا اللہ کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایکدم میں سو مرتبہ کلمۂ طیبہ کہے۔ تو غیر کی طرف دل نہ جائے۔ بلکہ اسماء و صفات سے بھی غافل ہو جائے۔ اور احدیت مجرد اور وراء الورا کو منظور نظر رکھے۔

یادداشت :- ہر حال و ہر ساعت میں نہایت ذوق سے خداوند عالم کیطرف متوجہ ہونیکو کہتے ہیں۔ اور بعض حضور بے غیبت کو کہتے ہیں۔ اور اہل تحقیق کے نزدیک شہود حق کا دل پر حُب ذاتی کیواسطے کہ گویا یہ حصول یادداشت سے ہے۔ غالب ہوتا ہے۔ اور اسی کو مشاہدہ کہتے ہیں۔ اور حق یہ ہے۔ کہ یہ مقام مذکور کہ حق کے ساتھ توجہ تامہ ہے۔ بدون فنائے تامہ اور بقائے کامل کے حاصل نہیں ہوتا۔

تین کلمات جو خواجہ بزرگ سے منقول ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

وقوف زمانی:۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ بندہ ہر حال میں اپنے حال سے خبردار رہے اگر اطاعت کرتا ہے۔ شاکر رہے۔ اور اگر گناہ کرتا ہے۔ ہر وقت عذر کرے یا پاس انفاس کو نگاہ رکھے۔ کہ حضوری میں گذرتا ہے یا غفلت میں علیٰ ہذا القیاس قبض اور بسط میں استغفار اور شکر چاہیئے۔ اور اس کو محاسبہ کہتے ہیں۔

وقوف عددی:۔ نفی و اثبات میں عدد طاق کی رعایت رکھنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کر چکا گیا ہے۔ اور ذکر قلبی میں عدد کی رعایت کرنا خاطر متفرقہ کی جمعیت کا باعث ہے۔

وقوف قلبی:۔ وہ ہے۔ کہ ذاکر حق تعالیٰ سے واقف ہو اور آگاہ رہے۔ یا جناب الٰہی میں دل کو اس طریقہ پر حاضر اور واقف ہونے کو کہتے ہیں۔ کہ غیر حق سے کوئی واسطہ نہ رہے۔ اور مشائخان نے اسکی تشریح یوں کی۔ کہ ذکر کے وقت ارتباط اور آگاہی شرط ہے۔ محققین نے یوں فرمایا ہے۔ کہ اگر طالب عین میں ذکر قلبی قرار نہ پکڑے اور تاثیر نہ ہو۔ تو اس کو ذکر سے منع کر کے وقوف قلبی کا حکم فرمائے۔ تاکہ ذاکر سے جلدی موافقت ہو جائے۔

مشائخ نقشبندیہ کے تصرفات اور توجہ کا طریقہ اور اس کا بیان

شیخ طریقت اپنے آپکو سب کاموں سے خالی کر کے اپنے نفس ناطقہ کی طرف اس نسبت میں بھی جس کا ڈالنا منظور ہو۔ متوجہ ہو۔ اور دل کی توجہ صرف مرید کے حال پر کرے۔ بفضلہ تعالیٰ حسب استعداد انوار برکات پہونچینگے۔ اور لطیفہ قلب کی

ذکر جاری کرنے کے بعد ہر لطیفہ پہ درجہ بدرجہ توجہ کرے۔ اور ایسے ہی القاءِ انوار اور ترقیاتِ لطائف مریدین کی توجہ کرے۔ اور اگر مرید غائب ہو۔ تو اس کی صورت کا تصوّر کر کے غائبانہ توجہ کرے۔ اور اُس کو فائدہ پہنچائے۔

طریق سلبِ مرض

سلبِ مرض کا طریقہ یہ ہے۔ کہ نفس کو تمام خطروں سے خالی کرے۔ اور اپنے نفس کو اُس بیماری میں مبتلا سمجھے۔ جو مریض کو ہے۔ پس وہ مرض اسکی طرف سے منتقل ہو جائے گا۔ اور یہ خلقت میں عجائب صنعتِ الٰہی ہے۔ اور دوسرا طریقہ مرض کے دفع ہونے اور توجہّ بخشی کا یہ ہے۔ استخارہ کے بعد صاحبِ نسبت وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔ اور درود و استغفار پڑھکر نہایت عجز کے ساتھ درگاہِ مجیب الدعوات میں التجا کرے۔ کہ مریض سے مرض یا گنہگار سے گناہ زائل ہو جائیں۔ اس کے بعد مریض یا گنہگار کے سامنے بیٹھے۔ اور ہمت تمام جمع کر کے سانس لیتے وقت تصور کرے۔ کہ مریض کے قالب سے مرض یا گنہگار سے گناہ دُور ہوتا ہے اور سانس لمبے کھینچے۔ اور دم چھوڑتے وقت خیال کرے۔ کہ قالب مذکور سے مرض یا گناہ سلب ہو کر زمین پہ گرتا ہے۔ امدادِ الٰہی سے مریض شفا پائے گا اور گنہگار پاک ہو جائیگا۔

اہل اللہ کی نسبت دریافت کرنیکا طریقہ

اِس کا طریقہ یہ ہے۔ اگر زندہ ہیں۔ تو ان کے سامنے۔ اور اگر اِس دنیا سے تشریف

لے گئے ہیں۔ تو ان کی قبر شریف کے سامنے بیٹھے۔ اور اپنے نفس کو ہر نسبت سے خالی کر کے درگاہ علام الغیوب میں التجا کرے۔ کہ یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ مجھکو خبر دے۔ اور اس شخص کی کیفیت باطن سے آگاہ کر یا اپنی روح کو اس کی روح سے ملا دے۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنی ذات کیطرف رجوع کرے۔ پس جب اپنے نفس میں کیفیتیں پائے۔ سمجھے کہ یہ نسبت اس شخص کی ہے۔

طریق دریافت خطرات

اپنے نفس کو ہر خطرہ اور حدیث النفس سے خالی کر کے دل سے اسکی قلب کیطرف متوجہ ہو کر پھر جو کچھ خیر یا شر دل میں گذرے۔ اسکی طرف سمجھے۔

طریقِ کشفِ احوال آیندہ

اپنے دل کو تمام خطروں سے پاک کر کے اول جناب الٰہی میں دعا کرے۔ کہ یا اللہُ یا علیمُ یا خبیرُ یا مبینُ مجھکو اس واقعہ سے خبر دے۔ پس اگر تمام خطرے منقطع ہو جائیں۔ اور کیفیت انتظار جیسے پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے حاصل ہو اپنے روح کو ساعت بساعت ملاء اعلےٰ یا ملاء اسفل کی طرف حسب استعداد نہایت ہمت سے متوجہ کرے۔ پس وہ واقعہ آواز ہاتف سے یا خود دیکھنے سے یا خواب میں معلوم ہو جائیگا۔

طریقِ دفع بلاء

طریقہ معینہ سے اس بلا کی صورت مثالیہ کا خیال کر کے ہمت اور قوت سے

دفع بلاء کیطرف توجہ کرے۔ تاکہ امدادِ الٰہی سے دفع ہوگی۔ مگر یہ تصرفات عجیبہ و غریب بغیر حصول نسبت فنا و بقا کے حاصل نہیں ہوتے۔ اور یہ معاملے اکثر اوسط درجے کے سالکوں سے واقع ہوتے ہیں۔ اور منتہیوں سے اُمور کونیہ مذکورہ میں التفات نہ ہونے کیوجہ سے کم ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے۔ کہ عارف کے تمام مکشوفات کا صحیح اور مطابق واقع ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لیئے کہ کشف و اقعات امور ظنیہ میں سے ہے۔ کہ خطا کا احتمال بھی رکھتا ہے۔ اور کبھی بالکل واقع کے خلاف بھی ہوجاتا ہے۔ ایسے امور کا یار و اغیار کے سامنے ظاہر کرنا فضول ہے۔ البتہ اولیا محفوظ ہوتے ہیں۔ اور انبیا علیہم السلام معصوم ہیں۔ ان کے احوال سے کسی کو نسبت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں علوم راسخہ عطا فرمایا۔ وہ جو دیکھیں بلا شبہ حق ہے۔ اور جو سنیں حق ہے۔ اور فرمائیں وہ بھی بلا شبہ حق ہے۔

اثباتِ مجرّد

منجملہ ذکر کے اثباتِ مجرد ہے۔ یعنی حفظ اللہ کا لفظ ذکر کرے۔ بدون نفی و اثبات وغیرہ کرے۔ اور یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک تنہا نہیں کرتی اور اس کو حضرت خواجہ باقی باللہ رح یا اور کسی قریب العصر نے نکالا ہے۔ ذکر اثبات مجرد کے متعلق حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نقشبندی و قادری چشتی محدث دہلوی رح نے فرمایا۔ کہ یہ ذکر شریعت میں کہیں ثابت نہیں ہوئی۔ اسی واسطے ذات کا تصور عوام کو ممکن نہیں۔ بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ مولانا نے فرمایا۔

کہ میں نے اپنے والد مرشد سے سنا۔ نفی اور اثبات سلوک کیواسطے مفید تر ہے
اور اثبات مجرد جذب اور کشش کیواسطے زیادہ تر مفید ہے۔ طریقہ اثبات مجرد کا
یہ ہے۔ کہ اَللّٰہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے۔ اور اسکو کھینچے۔
یہاں تک کہ دماغ کی جھلی تک پہنچے۔ اور حبس دم کے ساتھ ساتھ اور ہمت و شدت
کیساتھ زیادہ جاری کرے یہاں تک کہ بعضے نقشبندیہ ایکدم میں اسکو ہزار بار
ورد رکھتے ہیں۔

طریقہ ذکر و مراقبہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ

پہلے نماز نفل بہ نیت تحفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ اس طریقے سے
ادا کریں۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح تین بار اور دوسری
رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل ہو اللّٰہ تین بار پڑھے۔ اس کے بعد فاتحہ
بارواح بزرگان خاندان نقشبندیہ پڑھے۔ بعد فراغت نماز تحفہ خواجگان طالب حضور
سے دوزانو ہو کر روبروی قبلہ اپنے مرشد برحق کے سامنے بیٹھے اور شیخ طریقت
اپنے طالب کے پشت کی طرف روبروی قبلہ بیٹھے۔ اور اپنے دم کو روک کر زبان قلب
لا کو بائیں طرف سے دوزانو سے گذرتے ہوئے گردن کو پستی سے داہنے مونڈھے پر
پہنچا کر اِلٰہَ ختم کرکے اِلَّا اللّٰہُ قلب پر شدت اور سختی سے پہنچائے۔ تاکہ
ایک حلقہ بن جائے ○ اس کو ذکر جاروب بھی کہتے ہیں۔ کم از کم ۲۱ بار ایک
دم میں گردش کے ساتھ کرے۔ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۲ زبان قلب سے اندر
حبس دم کہکر سانس چھوڑے۔ پھر تھوڑے وقفہ کے بعد اُسی طرف ذکر کرے
پھر بار سوم ایسا ہی کرے۔ لیکن مرشد کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر بار طالب پر نظر رکھے

اور معاینہ کرتا رہے۔ اور طالب فرض ہے۔ کہ وہ تصور برزخ شیخ یعنی شکل مرشد کا
لحاظ رکھے۔ لیکن پہلے مرشد خود ذکر کر کے طالب سے ہر بار معاینہ کرے۔ اس قوت کو
بڑھانا چاہیئے۔ لیکن ذکر کرتے وقت طاق کا لحاظ ضرور رکھے۔ اور اس ذکر کو
پانچ ۵ سات ۷ اکیس ۲۱ اکتالیس ۴۱ سے لیکر ۱۰۱ تک اور پھر ۲۰۱ تک جہاں تک ۳۰۰۱ تک
پہنچائے۔ اور اس کی مشق ہر وقت رکھنی چاہیئے۔ اور کسی وقت اس سے غفلت نہ کرے۔
بلکہ اپنی پوری ہمت سے اس ذکر کو بڑھائے۔ تاکہ ہر منزل کو حاصل کرنیمیں مدد ملیگا

مراقبۂ نظری اوّل

مراقبہ نظری اول کا طریقہ اس طرح ہے۔ کہ مرشد اپنی دونوں آنکھیں برابر
چشمہائے طالب کر کے فیض پہنچائے۔ اور طالب مرشد کی طرف برابر نگاہ رکھے۔
اور اس سے اقتباس فیض اور انوار کو بخشوع حاصل کرتا ہے۔ یہ طریقہ بحضوری مرشد
کے ہے۔ اور غیب میں شیخ کے بہ تصور برزخ یعنی صورت مرشد کے یہ مراقبہ
قائم رکھے۔ "دست شیخ از غائبان کوتاہ نیست" حضر اور سفر بحر و بر
میں بہ تصور برزخ مرشد ہمیشہ بہ ذکرِ مراقبہ نمازِ پنجگانہ کے مختصر طور پر معمول
رکھے۔ مگر بعد نماز مغرب اور نماز تہجد اطمینان کامل کے ساتھ مشغول رہے

مراقبۂ دوم

رو برو ئے مرشد کے طالب جانب قلب شیخ متوجہ ہو کر فیضیاب ہو۔ اور
شیخ مراقبہ ہو کر فیض رسانی میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ یہ مراقبہ صرف موجودگی

مرشد میں ہوتا ہے۔ اور یہ مراقبہ غیب میں نہیں ہوتا۔ البتہ بحضوری مزار مرشد خود
خواہ مزار دیگر بزرگان دین کے پشت بقبلہ برابر سینہ صاحب مزار کو اول سلام
اور فاتحہ عرض کرکے مراقب ہو۔ اور اپنے آپ میں یہ خیال کرے۔ قلب صاحب
مزار سے انوار اور فیوضات نامتناہی کر میرے قلب میں جمع ہوتے ہیں —
جیسا کہ وقت طلوع آفتاب کے کسی روزن سے سلسلہ انوار ذات دکھائی دیتا ہے
اور نسبت ہر ایک بزرگان کی جداگانہ ہوتی ہے۔ کہیں خوشبو سے دماغ کا
معطر ہونا کہیں قلب پر خنکی کا اثر کہیں حرارت کہیں جدا اور کیفیت
اس کو صاحب کیفیت ہی تمیز کر سکتے ہیں کہ یہ نسبت کس بزرگ کی ہے۔
بعض شخص کسی امر کیلئے مرضی یا نامرضی دریافت کرنے کو بر حسب مراقبہ پیش مزار
کسی برگزیدہ خدا کے ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ صفائی قلب میں اسوقت جو خیال
پیدا ہو۔ وہ منجانب صاحب مزار متصور ہوگا۔

مراقبۂ ثالث

بہ تصور برزخ مرشد دو زانو بدستور سابق بیٹھکر اپنی زبان کو تالو سے
لگائے ہوئے اسم ذات کو خیال کرے۔ کہ عرش سے مثل باران برنگ
طلائی آکر میرے قلب میں جمع ہوتا ہے۔ اس کو ایک ساعت یا کم معمول رکھے۔
اور دم کا روکنا صرف ۳۰ بار ذکر خفی میں ہے۔ مراقبہ میں نہیں ہے۔

مراقبۂ چہارم

اسم اَللّٰہُ بخط طلائی اپنے قلب صنوبری پر منقش ملاحظہ کرے۔

(یا اللہ) بچشم قلب دیکھے۔ اس کو مداومت کرے! اور اس کا معاینہ بچشم ظاہر ہو جائے۔ اور لطف اٹھائے۔ پھر یہ اسم تمام جسم پر درون و بیرون بخط طلائی منظور نظر ہوگا۔ اندرون و برون و از پس و پیش در چپ و راست و زیر و بالائی لطیفہ روح، سر، خفی، اخفا، قلب، عرش یعنی دماغ اور نفس جو متصل ناف ہے روح اور قلب دو پستان میں حلقی (اللہ) میں اسم ذات دکھائی دیگا۔ اسمیں خلوص اور تخلیہ درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ عاجز پر بتصدق بزرگان دین فرمائے اور اس کو صدق و اخلاص مرحمت ہو۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاۤءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

ذکر استیلاءِ نقشبندیہ کا بیان

بکن ذکر خفی چندانکہ گردی کنی حاصل ز غیر دوست فردی
بکن ذکر خفی و ذکر مخفی کہ گردد ذات تو در ذکر مخفی
نماند ذکر و ذاکر نور گردد زسر تا پا ہمہ مذکور گردد
ز غیرت غیر را او لا در آرد نماند غیر الا ھو بر آرد
ز نفی و ہم از اثبات عاری رخ دل سوئے بے سو بر آری
کہ آنجا نے فرو ہست نہ بالا نہ آنجا جنت و نہ عرش والا
نہ آنجا شب بود نہ روز روشن نہ آنجا گلشنے باشد نہ گلخن
نہ آنجا آدم و نے نفس ابلیس نہ آنجا ما و من باشد نہ تلبیس

واضح ہو۔ کہ جب سالک اذکار سے فراغت حاصل کرے بعد میں اشکال تصورات میں

قدم رکھے۔ اوّل تصوّر صورتاً ومعناً انسانِ کامل یعنی مرشد کا تصوّر کرے۔ اِن اسرارِ الٰہیت مقیدہ بنقش المرشد۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر وقت اور ہر حال و قت نقشِ مرشد یعنی صورت کو براء العین مشاہدہ کرے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے خلق آدم علیٰ صورتہٖ الانسان بنیان الرب و الانسان سری وصفتی پس تصور مرشد کا فنا فی الشیخ کے مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے ؎

صورتِ مرشد بہ کماہی ببین　　آئینہ حُسن الٰہی ببین

جب اِس برزخ صغریٰ و کبریٰ سے گذر جائے۔ تو کبھی کبھی اسم ذات کا تصور قلم فکر سے لوح دل پر متصور کرے۔ اس تصور کو اتنا بڑھائے۔ کہ وجود صاحب ذکر کا نہ رہے۔ کبھی اسقدر تصور کرے۔ کہ اسم با مسمٰی معاینہ ہو۔ اور کبھی ایسا مستغرق ہو جائے۔ کہ مسمی بے اسم حاصل ہو۔ اور استیلائی مسمی اسقدر غالب ہے۔ کہ طالب کا وجود نہ رہے۔ اور شانِ ھُوَ الاَوَّلُ وَ ھُوَ الاٰخِرُ وَ ھُوَ الظَّاھِرُ وَ ھُوَ البَاطِنُ کی ہو بہو ہو جائے۔ جب طالب راہِ خدا بتصور نقش اسم ذات یعنی لفظِ اَللّٰہُ کو حاصل کرے پھر اپنے قدم کو بڑھائے۔ تاکہ ذائقہ جام فنا ء الفنا کا چکھے۔ اور تصورات سے گذر کر شغل اسماء ازلی و ابدی کے ساتھ مشغول ہو۔ کیونکہ یہ طالب کیلئے ضروری ہے

اسمائے ازلی و ابدی

اسمائے ازلی کا طریقہ نقشبندیہ یہ ہے :۔

(ب) بَاقِیُ ــــ (اَوَّلُ) (ا) اٰخِرُ ــــ (ق) (قَادِرُ) ــــ (ا) (اَللّٰہُ) (ا) (اَحَدُ)

(ب) (بَدِیْعُ) ــــ (ظ) (ظَاھِرُ) (ب) (بَاطِنُ) ــــ (و) (وَاحِدُ) (د) (دَائِمُ)

(ق) (قائمُ) ح (حیُّ) ن (نورٌ) ش (شکورٌ) اگر طالب صادق علائق جہان سے آزادی چاہتا ہے۔ اور ماسوی اللہ کو جو ظاہر نمودار ہے۔ بے وجود سلب تصور کرے۔ یعنی جو کچھ ساتھ ذات احد معاینہ کرے۔ اسمیں قبولیت ایجاب کی شان دیکھے۔ اسوقت اسماء ایجابی کو مرتبہ سلبیت میں سلب کرے۔ اور اسمائے سلبی کو آئینۂ ادراک میں عین اسماء ایجابی خیال کرے۔

اسمائے سلبی

ب باقی اللہ، ص صمدُ یا جبّار۔ ح حیُّ یا حاضرُ خ۔ غنیٌ یا غفارُ و واسعُ یا واحدُ۔ م مجیدُ یا مقتدرُ۔ ق قدیرٌ ع علی و ولیُ ق۔ قیومُ ح حیُّ۔ ن۔ نورٌ۔ ش۔ شاہدُ۔

واضح ہو۔ کہ غرض ان اسمائے الٰہیہ کی مواظبت سے یہ ہے۔ کہ سالک کو نسبت معرفت ساتھ ذات احد کے قوی ہو جاتی ہے۔ اور تصور نقش ہر ایک اسم کا بھی خالی از منفعت نہیں ہے۔

اذکار و اشغال مخصوصہ قادریہ جیلانیہ علیہم الرحمۃ

بیان اذکار

اس خاندان عالیہ میں طالب کو اول کلمۂ طیبہ زبانی جہر متوسط کے ساتھ اسطرح تلقین فرماتے ہیں۔ کہ کلمۂ لا الٰہ کو مع دوش کے ساتھ بدن میں سے کھینچکر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اسی طرح خلوت میں بیٹھکر رات دن ورزش کرے جسقدر چاہے تکرار کرے۔ اور ہر سینکڑہ پر محمد رسول اللہ ایکبار کہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایک جلسہ میں ایکہزار ایکسو گیارہ مرتبہ ذکر کرے۔ جب چند روز میں مزاولت پیدا

ہوجائیگی۔ تو عجیب لذّت و محویت اور بیخودی حاصل ہوگی۔ اس کے بعد ذکر نفی و اثبات کا طریق تلقین فرماتے ہیں۔

ذکرِ نفی و اثبات

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ خلوت میں رو بقبلہ ہو دب دو زانو بیٹھکر دونوں آنکھیں بند کرکے ناف کے نیچے سے ہمّت اور شدّت کے ساتھ کھینچکر لائے۔ اور داہنے شانے تک پہنچاکر اِلٰہ کو امّ الدماغ میں باہر سے نکالے۔ اور اِلّا اللہ کی نہایت زور سے دل پر ضرب لگائے۔ اور لا اِلٰہ سے غیر اللہ کی معبودیت اور مقصودیت اور موجودیت کی نفی کا ملاحظہ کرے۔ تاکہ نظر سے غیر کا وجود منتفی ہوجائے۔ اور کلمہ اِلّا اللہ سے اثبات وجود مطلق کا خیال کرے۔

طریقِ نفی و اثبات بحبس دم

نفس کو ناف کے نیچے حبس کرے۔ اور حرف لا کو بملاحظہ نفی ماسوا کے ناف سے داہنے پستان کے برابر پہنچاکر لفظ اِلٰہ کو دماغ سے نکالکر اِلّا اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اور دم چھوڑتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ آہستگی اور نرمی سے کہے اور سینہ کیطرف اشارہ کرے۔ اول روز تین دفعہ کرے۔ پھر ہر روز ایک مرتبہ بڑھائے یہاں تک کہ دو سو سے زیادہ پر نوبت پہنچے۔

پاسِ انفاس کا طریق

اس کا طریقہ صرف یہ ہے۔ کہ اپنے سانس کو باہر آتے وقت لا اِلٰہ اور سانس کو

اندر لیتے وقت دل سے اِلّا اللہ کہے۔

طریق اسمِ ذات باضربات

پاس انفاس کے بعد اسمِ ذات ضربوں کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے۔ کہ یک ضربی میں لفظ مبارک اَللّٰہُ کی مد و شد کے ساتھ زور سے دل پر ضرب لگائے پھر توقف کرے۔ جب سانس ٹھہر جائے۔ پھر ضرب لگائے۔ اس طرح ورزش کرے اور دو ضربی میں ایک ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری بائیں گھٹنے پر اور تیسری دل پر اور چہار ضربی میں اول و دوم دائیں بائیں گھٹنے پر تیسرے آگے چوتھے دل پر لیکن یک ضربی اور دو ضربی میں دو زانو اور سہ ضربی اور چہار ضربی میں مربع بیٹھے۔

اشغالِ قادریہ

شغل اسمِ ذاتِ خفیہ کا طریق

ان تمام اذکار کے بعد خاندانِ قادریہ کے بزرگوں نے اسمِ ذات کی تعلیم فرمائی جس کا طریق یہ ہے۔ کہ زبان کو تالو سے ملائے اور دل سے جتنا ہو سکے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے۔ اور رات دن یہی تصوّر رکھے۔ تاکہ تصوّر پختہ ہو جائے۔ اور بے تکلف جاری ہو۔ اگر اسمِ ذات سے پاس انفاس کرے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اسمِ ذات کو ناف کے اوپر تصوّر کر کے لفظ ھُو کو خیال سے دراز کر کے آسمان پر لیجائے۔ اس طرح ہر سانس میں کرے۔ اور ذکر اَرّہ کا طریقہ جو اس خاندان میں مخصوص ہے۔ اوپر بیان ہو چکا ہے

برزخ اکبر کا شغل:۔ اسکی مشق کئی طرح پر ہوتی ہے۔ اوّل یہ کہ حبسِ دم

کر کے نظر دونوں ابرو کے درمیان میں رکھے۔ دوسری نظر میں رکھے تیسری نظر داہنی آنکھ کھلی۔ اور بائیں بند رکھے۔ اور ناک کے داہنے پر نتھنے پر وجود مطلق کے نور بے کیف کا جو تمام تقیدات سے پاک ہے۔ ملاحظہ کرے۔ تاکہ وہ نور ظاہر اور فنائے حقیقی حاصل ہو۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ہر عمل میں پلک نہ جھپکے۔ اور یقین کرے۔ کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں پاتا ہوں۔ یہی میرا مقصود ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا۔

اسم ذات کا شغل

اسم ذات کے شغل کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کاغذ پر قلب صنوبری کی سرخ یا نیلگون تصویر (اللہ) کھینچکے اس میں لفظ اَللّٰہُ کو سونے یا چاندی کی پانی سے لکھکر ہمیشہ اس پر نظر رکھے۔ یہاں تک کہ یہ اسم دل پر نقش ہو جائے۔ یا صورت اَللّٰہُ کو دل پر لکھے۔ اور ہمیشہ اس کی طرف متوجہ رہے۔

شغل دورہ قادریہ کا طریقہ

ادب سے قبلہ کیطرف دو زانو ہوکر بیٹھے اور دونوں آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے لگا کر حضور قلب سے تصور کرے۔ یعنی زبان دل سے اَللّٰہُ سَمِیْعٌ بملاحظہ نور خط نورانی اپنے ناف سے نکالکر وسط سینہ تک کہ لطیفہ سر کا مقام ہے پہنچائے۔ اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو سینہ سے نکالکر دماغ میں پہنچائے۔ اور اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو ام الدماغ سے نکالکر عرش تک پہنچائے۔ پھر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو عرش سے دماغ تک اور اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کو دماغ سے سینہ تک اور اَللّٰہُ سَمِیْعٌ کو

سینہ سے ناف تک لائے۔ یہ ایک دورہ ہوا۔ پھر ناف سے شروع کرے۔ اور درجہ بدرجہ اسی طریقہ پر بطریق عروج و نزول شاغل رہے۔ بعضے بزرگوں نے ان کلموں میں اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو شامل کیا۔ اس تقدیر پر اَللّٰہُ قَدِیْرٌ کو چوتھے آسمان تک پہنچائے۔ اور اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کو عرش تک اور اس جگہ ٹھہرے۔ اس شغل کے ثمرے اور کیفیتیں بیان سے باہر ہیں۔ جو کرے وہی جانے۔ پھر ذکر و شغل کے ثمرے حاصل ہونے کے بعد مراقبہ تلقین فرماتے ہیں۔

مراقبات قادریہ

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جس آیت یا کلمہ کا مراقبہ منظور ہو۔ اس کو زبان سے کہے۔ اور اپنے آپکو ذلیل و حقیر سمجھکر ادب سے قبلہ کی طرف منہ کرکے دوزانو بیٹھے۔ اور ماسوی اللہ سے دل کو خالی کرکے اس کے معنی کے تصور میں خوب ذکر کرے۔ یہاں تک کہ اس میں مستغرق ہو جائے۔

مراقبۂ کُلُّ مَنْ علیہا فان

قرآن شریف میں خدائے برحق نے فرمایا۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یہ تمام مراقبات کا سر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اپنے آپکو مردہ اور پیوند خاک تصور کرے۔ اور آسمان کو پھٹتا ہوا اور تمام عالم کو درہم و برہم جیسا کہ قیامت کے روز ہو جائیگا۔ ملاحظہ کرے۔ اور ذاتِ مطلق کو موجود اور باقی جانے۔ تا وقتیکہ محویت اور بے خودی

نہ حاصل ہو۔ اسی شغل میں مشغول رہے۔ بعد ازاں دیگر مراقبات میں مصروف ہو

مراقبہ اللہ نور السموات (دوسرا مراقبہ)

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ انوار الٰہی کو جو ہر مکان و زمان میں موجود و ثابت ہیں۔ ملاحظہ کرے اور اسی میں مستغرق ہو۔ اور ایسا ہی اس آیت کا مراقبہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ دوسری آیت یہ ہے۔ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ۔ اس کے علاوہ اور کلمات مراقبہ کے جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان کا مراقبہ کرے۔ پھر جب ان مراقبوں کے ثمرے مرتب ہونے لگیں۔ کیفیتیں اور انوار ظاہر ہوتے ہیں۔

مراقبۂ توحید افعالی

یہ چند قسم کا ہوتا ہے۔ اوّل توحید افعالی کا مراقبہ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ تمام عالم کے حرکات و سکنات میں حق کو فاعل تصوّر کرے۔ جب پوری طرح اس حالت پر مزاولت کرے۔ ثمرات عجیبہ اور اخلاق پسندیدہ ظاہر ہوں گے

مردان قفس ہوا شکستند — از نیک و بد زمانہ رستند

در بحر فنا چو غوطہ خوردند — جز حق ہمہ را وداع کردند

مراقبۂ توحید صفاتی

اپنی اور تمام موجودات کی صفات کو صفات حق کا پرتو سمجھے۔ اور اسمیں

مستغرق ہو۔ اُس کے ثمرے بیان نہیں ہو سکتے۔ مجمل یہ ہے۔ کہ اِس مراقبہ کا عامل اپنے آپ کو کثرت فی العالم کا مصداق جانتا ہے۔ صورت اُسکی یہ ہے۔ کہ اپنے بدن کو فراخ اور چوڑا پاتا ہے۔ اِس مراقبہ میں فرش سے عرش تک تمام عالم کو گھیرے ہوتا ہے۔ اور تمام عالم کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ اور تمام جہاں کی کیفیت اُس پر کھل جاتی ہے۔ اور یہ کشف اُس کا واقعی ہوتا ہے۔ لیکن اسمیں توقف نہ کرے۔ اور اسمیں سے اُن انوار کا مفید کرے۔ کہ جو ذات کے حجاب میں اور بعض مرتبہ جو طرح طرح کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ بھی ذات بحت کے حجاب بہت سخت ہیں۔ اللہ کی درگاہ میں عجز و انکساری سے دعا کرے۔ نظر خیالی کے ساتھ اس سے عبور کرے۔ اور اس کے آخر میں حجاب جمالی لطیف اور بے رنگ ہے اُس کو بے رنگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور کبھی اس جگہ میں توقف ہوتا ہے۔ اور بعضے اسکو مقصود اصلی سمجھکر توقف کرتے ہیں۔ اور اگر امدادِ الٰہی اور جذبۂ غیبی شامل حال ہے۔ تو تمام حجاب طے ہو جائیں گے۔ اور معرفت ذات بحت بے مانند کے مرتبہ پر پہنچیگا۔ اور اُس جگہ عجائب و غرائب حالات پیش آئیں گے۔ اِس کو سیر فی اللہ کہتے ہیں۔ اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اور اس مقام کو سلوک و معرفت کا انتہا فرماتے ہیں۔

مراقبۂ توحیدِ ذاتی

توحید ذاتی کے مراقبہ کے تمام ذرات کو حق جانے۔ اور ما سوا کو غیر موجود سمجھے۔ محققین حال نے منع فرمایا ہے۔ کہ سمجھنا بدلِ وجدان نہیں ہو سکتا۔

اجمالی طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ہمیشہ اسی حال میں رہے۔ تاکہ عنایت الٰہی سے رفتہ رفتہ پورے طور کشف حاصل ہو جائے۔ لیکن ابتدائی حال میں تلاش تحقیق نہ کرے۔

اس کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ مراقبہ میں نہایت مشق کرے۔ تاکہ دل کا بتکلف متوجہ کرنا جاتا رہے۔ بلکہ یہ بات حاصل ہو۔ کہ مراقبہ سے دل پھرنا غیر ممکن ہو جائے۔ اور اس سے حالت حضوری محویت اور اپنی اور عالم کی نفی اور حق کا اثبات ظاہر ہو۔ اور ایک لحظہ بھی موقوف ہونے میں ہلاک ہونے کا خوف ہو۔

ارواح ملائکہ اور ہر روح کے کشف کا طریق

طالب کو چاہئے۔ کہ داہنی طرف یا سُبُّوحُ اور بائیں طرف یا قدوس اور آسمان کیطرف یا ملائکہ کہے۔ اور دل پر ذالرُّوحُ کی ایکہزار مرتبہ اپنے دل پر ضرب لگائے۔ اور مطلوب کی طرف توجہ کرے۔ پس وہ روح بیداری یا خواب میں ملاقی ہو گی۔ اور اگر ہو سکے تو ہزار بار ضرب لگائے۔ تاکہ جلدی مقصود حاصل ہو گا۔

ذکر کشف وقائع آئندہ

داہنی طرف یا اَحَدُ اور بائیں طرف یا صَمَدُ اور سر کو شانے کیطرف پھیر کر یا حَیُّ اور دل میں یا قیُّومُ کی ہزار بار ضربیں لگائے۔ اور دافع بلا کے واسطے بھی ہزار مرتبہ اسی طرح کہنا مجرب ہے۔

ذکر شفا بیماری:۔ داہنی طرف یا اَحَدُ بائیں طرف یا صَمَدُ آسمان کیطرف

یَا وِتْرُ دل میں شدّت اور ہمت کے ساتھ یَا فَرْدُ ہزار بار ضرب لگائے۔

ذکرِ امورِ مشکلہ

نمازِ تہجّد کے بعد ہزار دفعہ داہنی طرف یَا حَیُّ بائیں طرف یَا قَیُّوْمُ آسمان کیطرف یَا وَہَّابُ دل میں یَا اَللّٰہُ کی ضرب لگائے۔ اور حق تعالےٰ سے دعا مانگے۔

ذکرِ کشفِ قبور

پہلے ۲۱ دفعہ یَا رَبُّ کہے۔ بعد میں آسمان کی طرف یَا رُوْحُ اور قبر پر رُوْحَ الرُّوْحِ کی ضرب لگائے۔ میّت کا حال علانیہ یا خواب میں معلوم ہو جائیگا۔

دوسرا طریقہ۔ قبر کے پاس بیٹھکر پہلے میت پر فاتحہ پڑھے۔ پھر آسمان کیطرف اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ اور دل پر بھی اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ اور قبر پر عَنْ حَالِہٖ کی ضرب لگائے۔ اور قلب کی طرف متوجہ ہو۔

ذکرِ کشفِ روحِ مبارک آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم

چاہئیے۔ کہ حضرت کی صورتِ مثالیہ کا تصوّر کرکے درود پڑھے اور داہنی طرف یَا اَحْمَدُ اور بائیں طرف یَا مُحَمَّدُ اور دل میں یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہزار بار ضرب شدّت اور ہمت کیساتھ لگائے۔ علانیہ یا خواب میں دولتِ دیدار سے مشرف ہوگا

ذکرِ برائے حاجات

جب کوئی مشکل مہم یا حاجت پیش آئے۔ اسمائے حسینی میں سے اُس کے موافق

کوئی اسم لیکر سہ ضربی یا چہار ضربی میں مشغول ہو مثلاً کشائش رزق کیواسطے یا رزّاق اور شفا مریض کیواسطے یا شافی اور موذیات سے بچنے کیواسطے یا حفیظ اور فاقہ کیواسطے یا صمد اور دفع دشمن کیواسطے یا مذل اور دفع بلا و اور کشادگی کیواسطے یا حیّ یا قیوم اور علیٰ ھذا القیاس:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم وظایف جمالی و جلالی و اذکار و اشغال وغیرہ - اور ختم خواجگان نقشبندیہ اور دیگر اولیائے کرام کے شروع کرنے سے پہلے بروح بزرگان دین بطریق ذیل پڑھے - تاکہ ان کی روحانیت وظیفہ پڑھنے والے کیطرف متوجہ ہو - اور فیض و برکت اس وظیفے کا اسے بخوبی پہنچے - اور اس کے دینی و دنیوی حاجات و مشکلات امداد الٰہی اور وساطت اولیائے کرام سے حاصل ہو جائیں -

طریقہ فاتحہ:- سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف ایکبار

سورہ اخلاص معہ بسم اللہ شریف تین بار

اول و آخر درود شریف تین بار

بعد فراغت این فاتحہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھڑے کر کے پھر حسب ذیل دعا پڑھے - اللّٰھم اوصل ثواب ھذا الی ارواح جمیع الانبیاء والمرسلین والاولیاء والصالحین علی الخصوص الی روح شریف حضرت احمد المجتبیٰ محمد المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وجمیع آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ و ذریاتہٖ واھل بیتہٖ اجمعین خاصۃً صاحب ھذہ الوظیفہ اس جگہ اُن صاحب کا نام مبارک لیوے - یعنی اس کا مطلب ہے - کہ جن اولیائے کرام سے

یہ وظائف یا کوئی عمل یا کلمات ختمات معظمات منسوب ہے۔ تو ان کا نام مبارک لیوے۔ اگر ان کا اسم پاک یاد نہ ہو۔ تو اسی پہ اکتفا کرے۔ اَوْصِلْ اِلَيْنَا فُيُوْضَهُمْ وَلُطْفُهُمْ وَفُتُوْحَهُمْ شَفَاعَتَهُمْ وَرَحْمَانِيَتَهُمْ وَاَعِنَّا بِهِمْ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ :۔ قراءت کے بعد پھر حق تعالیٰ سے شدت اور ہمت کے ساتھ اپنی حاجت کیواسطے دعا مانگے۔

آداب و شرائط

(۱) باوضو پڑھے۔ ممکن ہو۔ تو پڑھنے سے پیشتر غسل کرے۔

(۲) کپڑے اور جگہ پاک و صاف اور آراستہ ہوں۔

(۳) بقدر طاقت لوبان وغیرہ جلائے عطر وغیرہ خوشبو لگائے۔

(۴) قبلہ رو اور دو زانو ہو کر نہایت ہمت اور توجہ قلبی سے بیٹھے۔

(۵) ہمیشہ بلا ناغہ پڑھے۔ کیونکہ بزرگان دین استقامت کو معنوی کرامت بلکہ صد ہا کرامتوں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر ممکن ہو۔ تو وقت اور مکان کی پابندی کا بھی خیال رکھا جاوے۔

(۶) وظیفہ یا درود یا ختم شریف پڑھنے کی غرض صرف خدا تعالیٰ اور نبی اکرم صلعم کی رضا اور خوشنودی ہو۔

(۷) پڑھتے وقت بات چیت اور بیہودہ حرکتیں نہ کریں۔

(۸) اپنے آپکو نہایت ذلیل اور عاجز سمجھے۔ اور اللہ جل شانہ کو حاضر سمیع البصیر اور ارحم الراحمین اور حاجتوں کو پورا کرنیوالا۔ اور غریبوں کی سننے والا یقین جانے۔ اور مصنف وظیفہ جسکی طرف کوئی

عمل منسوب ہے کا فیض دل پر بارش کیطرح برستا ہوا تصوّر کرے۔ کیونکہ اولیائے کرام کے فیوض و برکات تا قیامت جاری رہینگے۔ اور ان میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔ بلکہ زیادتی ہوگی۔

(۹) اپنی ہمت پورے طور پر کلمات کے پڑھنے میں خرچ کرے۔ ہمت کا مطلب یہ ہے کہ پختہ اور کامل یقین اس بات کا رکھے۔ کہ انشاء اللہ تعالے ان کلمات اور اولیاء اللہ کی وساطت سے میری دینی و دنیاوی سب کام آسان ہو جائیں گے کیونکہ حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان عالیشان ہے۔ کہ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ دعا کرو اور خدا سے دعا مانگو مگر پختہ طور پر یقین جانو۔ کہ اللہ تعالے ہماری دعا قبول فرمائیگا۔ اور کبھی اس بات کا وہم نہ کرے۔ کہ میری دعائیں خالی گئیں۔ اور قبول نہ ہوئیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا برا خیال ہے۔ کہ سالک یا وظیفہ خوان کیلئے حصول فیض سے مانع اور حجاب اکبر ہے۔ اور انسان کم عقلی سے سمجھ نہیں سکتا۔ کہ تاخیر اجابت میں کیا حکمت مخفی ہے۔ اور بعض دفعہ دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن مانگنے والے کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ کبھی کسی خاص وقت تک اجابت معلّق ہوتی ہے یا اللہ تعالے اس دعا کا ثواب اسے قیامت میں دیگا۔ الغرض اس بات کا ہرگز خیال نہ کریں کہ میری فلاں دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ یہ خیال کرے۔ کہ میرے اعتقاد میں کچھ ضعف ہے یا پڑھنے کے آداب و شرائط پورے طور پر ادا نہیں ہوئے۔

پرہیز

(۱) حقہ سے سخت نفرت رکھے۔ اور اس قسم کے دوسرے مکروہات۔ یعنی شراب،

چغلخوری، زنانہ بازی، جھوٹ وغیرہ سے بھی پرہیز کرے۔

(۲) صریح حرام اور بد اعتقادوں کی مجلس سے نہایت پرہیز کرے۔

(۳) اخلاقِ ذمیمہ یعنی حسد، کبر، بخل، کینہ، غیبت وغیرہ سے اجتناب کرے۔ کیونکہ سلوک کا دارومدار انہی بُرے اور ناپسندیدہ اخلاق کے قلع قمع پر ہے

(۴) جو کچھ آثار و برکات اوراد و اذکار، وظائف جلالی و جمالی کے مشاہدہ کرے۔ اُسے اپنے مرشد کامل اور اجازت دینے والے کے بغیر کسی سے ذکر نہ کرے۔ کیونکہ یہ مشاہدات اللہ تعالےٰ کیطرف سے خاص خاص لوگوں کیلئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اُسے امانت کیطرح محفوظ رکھے۔ اور نااہل کو مطلع نہ کرے

یہ چند باتیں آداب و شرائط مختصر طور پر ہم نے شائقین کے فائدہ رسانی کیخاطر قلمبند کی ہیں۔ اور ایک نہایت ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ کسی صاحب نسبت یا اپنے مرشد سے اذکار و اشغال اور وظائف جمالی و جلالی کیلئے اجازت حاصل کر کے پڑھے۔ کیونکہ بلا اجازت پڑھنے سے بہت کم فائدہ ہوتا ہے با این ہمہ اگر وظیفہ خوان فرائض اور واجبات شرعی کا پابند نہیں ہے۔ تو اسے اوراد و اشغال و اذکار و وظائف سے کچھ مفاد نہیں ہو سکتا۔ لہذا نہایت ضروری ہے۔ کہ نماز پنجوقتی اور روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے پورا پورا پابند ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں ارکانِ دین و اسلام ہیں۔ اور بغیر ان کے قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا يَا فَيَّاضُ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَايَا وَالْاَمْرَاضِ بِفَضْلِكَ وَكَمَالِ كَرَمِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ختم خواجگان نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولاً یھدی الی طریق الایمان المعلمین وصیر وسیلۃ ھبۃ للوصول الی صراط النجاۃ والیقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول افضل النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین محمد المصطفیٰ والہ واصحابہ

امابعد۔ ختم خواجگان نقشبندیہ رح جس نیت اور مقصد سے پڑھا جاتا ہے۔ وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اور جبتک کام نہو مداومت رکھے۔ اللہ ہر مشکل کا آسان کرنیوالا ہے ختم شریف کو شروع کرنے سے پہلے ارواح پاک حضرات خواجگان نقشبندیہ علیہم الرحمۃ فاتحہ گذران کر جنکی ذکر مذکورہ ہو چکی ہے۔ اس ختم پاک کو شروع کرکے پڑھنے والوں کی تعداد ہر حالت میں طاق ہونی چاہیئے۔ اور بطور تقسیم عاینت عدد وتر کی اولیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر کو دوست رکھتا ہے۔

خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا۔ کہ بعد فاتحہ آخری کے صرف دعا شریف بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے۔ ارواح طیبات حضرات نقشبندیہ رح کو پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد واعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ جناب قطب ربانی امام الطریقت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رح کے ختم میں بھی یہی معمول تھا۔

خزینۃ الاسرار اور دیگر کتابوں میں جس کی ذکر مذکور ہو چکی ہے لکھا ہے۔ کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رح

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رح حضرت ابوعلی فارمدی رح
حضرات خواجہ ابویوسف ھمدانی رح حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح حضرت خواجہ احمد دیوانی رح
حضرت خواجہ ابوالمنصور ماتریدی رح حضرت خواجہ محمد عارف رح حضرت خواجہ محمود انجیر رح
حضرت خواجہ عزیزان علی رح حضرت خواجہ محمد باباسماسی رح حضرت السیدادات خواجہ امیر کلال رح
حضرت خواجۂ خواجگان، پیر پیران امام الطریقت حضرت خواجہ سید محمد بہاءالدین نقشبندی
البخاری رح حضرت خواجہ سید علاء الدین عطار رح کے بعد یکے بعد دیگرے جتنے بھی
حضرات نقشبندیہ آئے۔ یہاں تک حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح
اور حضرت مجدد الف ثانی امام الطریقت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ آئے
اور ان سب حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ ختم شریف قضائے حاجات، وصول مرادات
دفع بلاء، قہر اعدا، دخسارہ، رفع درجات، وصول قربات، وظہور تجلیات میں
استعمال اس فایدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے۔ طریق انہار اربعہ جس کا
مصنف حضرت شاہ احمد سعید کتاب میں لکھتا ہے کہ:۔
ختم خواجگان نقشبندیہ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرات مشائخ طریقت
نقشبندیہ نے اس کو دائمی وظیفہ بنالیا تھا۔ اور اسکی سند برابر خلیفہ رسول اللہ
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
یہ کلمات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اور حضرت سلمان فارسی رض نے حضرت امام
قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو اور حضرت امام قاسم رض نے حضرت امام جعفر صادق رض کو
اور حضرت امام جعفر صادق رض نے حضرت بایزید بسطامی کو عطا فرمائے۔
کتاب الجواہر میں حضرت شیخ عبدالاحد لکھتے ہیں۔ کہ جب کلمات امام جعفر رض نے

حضرت بایزید بسطامی رح کو عطا فرمائے۔ تو انہوں نے اُن کی تعلیم و تلقین فرمائی۔ اور حضرت امام رضؓ نے فرمایا۔ کہ کلمات اپنے سلسلہ میں ہمیشہ پڑھا کرنا۔ اور آپ ان کلمات کے سردار ہو جائینگے۔ حضرت امام جعفر رضؓ ہی نے سلطان بایزید بسطامیؒ کو خواجہ کا خطاب فرمایا۔ جو برابر سلسلہ مشایخان طریقت نقشبندیہ کو چلتا آیا یہی وجہ ہے۔ کہ ان کلمات کو کلماتِ خواجگان کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کلمات کو پہلے کلمات صدیقی کہا جاتا تھا۔ اور جب حضرات نقشبندیہ نے ان کلمات پہ مداومت رکھی۔ تو یہ خواجگی کیطرف منسوب ہونے لگے۔ اسوقت ہم ان کلمات کو ختم خواجگان نقشبندیہ کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ در اصل یہ کلمات وہی ہیں۔ جنکی سند برابر حضرت صدیق اکبر رضؓ تک ملتی ہے۔ اور انکی خاص وجہ ہے۔ کہ حضرات نقشبندیہ رح نے ان کلمات کی قلبی طور تصدیق فرمائی ہے۔ اور لفظ نقشبند کے معنی کتاب رسالہ "بہائیہ" میں لکھا ہے اور یہی روایت مکتوبات حضرت مولانا جامی رح سے ملتی ہے۔ کہ حضرت خواجہ بزرگ رح نے فرمایا ہے کہ میں اور میرا والد بزرگ رح نقاشی کا کام کرتا تھا۔ اور کپڑوں پر نقش کرتے تھے۔ اس لئے ہمیں نقاش کہا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں نقاش بند بن گیا۔ جبکہ حضرت خواجہ بزرگ رح نے اپنی جامع کمالات سے لوگوں کے دلوں میں ذکر الا اللہ کا ضرب اس طرح لگایا۔ جو مٹنے پر بھی نہ مٹ سکتا تھا۔ تو گویا انہوں نے لوگوں کے دلوں پر اسطرح ذکر لا کا نقش کیا۔ جسطرح وہ کپڑوں پہ کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت خواجہ بزرگ نقشبند کہلانے لگے۔ اور پھر جو کلمات اذکار و اشغال ان کے سلسلہ میں ہیں۔ وہ بھی نقشبندی کہلانے لگے۔ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ نقشبندیہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

درختم این دائرهٔ نقشبند چند شوی بند بہر نقش چند
نقش رہا کن سوئی نقاش رو دیدہ بہر نقش چہ داری گرد

ختم خواجگان یہ ہے۔ طریق اوّل

سب سے پہلے بار حاج پاک حضرات خواجگان فاتحہ گذران کر جس کی ذکر پہلے ہی ہو چکی ہے۔ اس ختم شریف کو شروع کریں۔

(۱)	توبہ و استغفار	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۲)	سورۂ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف . . .	سات بار
(۳)	درود شریف	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۴)	سورۂ الم نشرح معہ بسم اللہ شریف . .	۷۹ بار
(۵)	سورۂ اخلاص معہ بسم اللہ شریف . . .	ایک ہزار ایکبار (۱۰۰۱)
(۶)	درود شریف	ایکسو ایکبار (۱۰۱)
(۷)	سورۂ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف . . .	سات بار (۷)
(۸)	یا قَاضِیَ الحَاجَات	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۹)	یا کَافِیَ المُهِمَّات	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۱۰)	یا دَافِعَ البَلِیَّات	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۱۱)	یا رَافِعَ الدَّرَجَات	ایکسو ایک بار (۱۰۱)
(۱۲)	یا شَافِیَ الاَمرَاض	ایک سو ایک بار (۱۰۱)
(۱۳)	یا حَلَّالَ المُشکِلَات	ایک سو ایک بار (۱۰۱)
(۱۴)	یا غِیَاثَ المُستَغِیثِین	ایک سو ایک بار (۱۰۱)

(۱۵) یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ . . . . . ایکسو ایک بار

(۱۶) یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ . . . . . ایکسو ایک بار

مذکورہ ختم شریف کی مستند اور صحیح روایت اکثر کتابوں سے ملتی ہے۔ جن کتابوں کی ذکر پہلے ہی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی مستند کتابوں سے ملتی ہے۔

بعد فراغت ختم شریف حضرت ابو الحسنات عبید اللہ شاہ صاحب نقشبندی قادری وفاتح نے سلوک مجددیہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ ختم شریف کے بعد یہ رباعی پڑھے۔

از طفیل خواجگان نقشبند کار دنیا عاقبت محمود باد ایکسو ایک بار

(نوٹ) مشایخ طریقت نقشبندیہ، قادریہ، کبرویہ وغیرہ جو گذرے ہیں۔ وہ ہر ایک ختم شریف کے بعد شیئاً للہ پڑھتے تھے۔ اور اس وقت بھی ہم پڑھتے ہیں۔ جیسے ہم ختم خواجگان کے بعد شیئاً للہ چون گدای مستمند المدد خواجہ شاہ نقشبند پڑھتے ہیں۔ یہ جائز ہے۔ اور اس کے مداومت رکھنی چاہئیے۔ اور یہ رابطہ شیخ کا ایک جزء ہے۔ کیونکہ جن بزرگوں اور علمائے کرام نے شیئاً للہ جائز قرار دیا۔ ان کی کتابوں میں اسکی تشریح مکمل طور لکھی گئی ہے۔

طریقہ دوم۔ ختم خواجگان

طریق دویم کی ترکیب ختم خواجگان کو شاعر اعظم نے نظم میں یوں فرمایا ہے۔

ز ختم خواجگان گویم حکایت که دارم از مشایخ این روایت

چو آید بندۂ را مشکلے پیش که دفعش را نداند مرد درویش

کند ختم مراد خویش جوید که ختم او سخن با کس نگوید

بہر نیت کہ خواند مستجاب است | سوالش را زحق چون اجاب است
شب جمعہ بخواند یا دوشنبہ | بود در تنہائے دیگر نا توجہ
طہارت ساز اول ای برادر | بدن را از حدث سازی مطہر
کہ اول چون شود توفیق یارش | بخواند فاتحہ تا ہفت بارش
درود میفرستید بر پیمبر | زبعد فاتحہ ہر بار دیگر
چو خواند این درود مرد ہوشیار | الم نشرح بخوان ہفتاد و نہ بار
ہزار و یک بود رخصت پس انگاہ | بہ بسم اللہ خوانی قل ہو اللہ
باخر بار اے مرد نکوکار | بخوانی فاتحہ تا ہفتین بار
چو اول بار ہم صد بار دیگر | درود از جان فرستی بر پیمبر
پے ہنگام ختم از عجز و زاری | بسوئے قبلہ روئے خویش آری
تو ختم خواجگان ہر گاہ خوانی | طریقش را بدین ترتیب دانی
جمیل این ختم را از روے استاد | بنظم آوردہ ہر جانب فرستاد

طریق سوم ۔ ختم خواجگان

۱۔ استغفار ـ ـ ـ ـ ۱۰۰ بار
۲۔ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف ـ ۷ بار
۳۔ درود شریف ـ ـ ـ ـ ۱۰۰ بار
۴۔ سورہ اخلاص ــــــ ۱۰۰۰ بار
۵۔ سورہ فاتحہ ـ ـ ـ ـ ۷ بار
۶۔ درود شریف ـ ـ ـ ـ ۱۰۰ بار
سورہ الم نشرح ـ ۷۹ بار

بقول ختم شریف کو سند مستند اور صحیح ہے۔ ختم شریف کے بعد خدائے تعالے سے حاجت کا سوال کرے۔ اور مقصد کا طالب ہو انشاءاللہ کہ فضل و کرم اور حضرات خواجگان کی وساطت سے حاجت پوری ہو گی۔ لیکن چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کرے۔

اور سات دن تک اس پر مداومت کرے۔

طریقۂ چہارم۔ ختم خواجگان

وقال د بھا کثیر ولکن اوصولمن وصل الی مرادہ ان لا یفشی سرہ لاحد من السفھا لئلا لستعلموا فیما حرم ثم کان ذالک الترتیب عادۃ لھم یداوموا ولعلمون بھا کل یوم مرۃ او مرتین صباحاً ومساءً ودبر کل مکتوبات الخمیس مفادات السادات من خالطا السادات ینال السیادۃ و السعادۃ وھو اعظم الرکنین واوصل الورد المخصوص فی الطریقۃ النقشبندیۃ بعد اسم الذات ونفی الاثبات کذا ذکرہ ابو السعود۔

جناب قمر الدین صاحب دہلوی طریقۂ چہارم ختم خواجگان کو کتاب قول الجمیل جس کا مصنف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا حوالہ دیتے ہوئے اوپر کے سطور میں بیان کرتے ہیں۔

اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہوں۔ لیکن آبا و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں۔ اگرچہ ان کو اجازت سلاسل سلوک بھی حاصل تھی۔ اس لئے میں (جناب قمر الدین صاحب) نے اس ختم کی ذکر اپنی کتاب میں کی۔ لیکن ختم شریف کی تشریح خزینۃ الاسرار میں تفصیل سے لکھی گئی ہے (جسکی ذکر دوسرے حصہ میں آئیگی) اور طریقہ مجددیہ کو بھی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا۔ آگے چلکر جناب قمر الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ میرے والد مرحوم نقشبندی تھے۔ قاضی محمد علی شوکانی بھی نقشبندی تھے۔ اور اہل خاندان حضرت شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جان جاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے۔ وللہ الحمد حضرت شاہ عبد العزیز محدث نے فرمایا۔

"کہ در اعمالِ مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است وطریقۂ او معروف و مشہور
ختم خواجگان یابدیع العجائب بالخیر یا بدیع ۱۱۱۱ ایکہزار و دو صد بار
اوّل و آخر درود شریف صد بار نیز خواہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است
(نوٹ) اوپر بندہ ناچیز نے جناب قمرالدین صاحبؒ کی ذکر جو کہ جناب قمرالدین
صاحب نے ۱۸۶۲ء ماہ اپریل میں شفاء العلیل کا ترجمہ اقوال الجمیل میں کیا۔

ختم شریف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ

یہ ختم شریف واسطے حصول جمیع مقاصد وحل مشکلات کے لئے مجرب ہے۔
اس ختم شریف کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ مطلب حاصل ہو۔ اور مشکل حل
ہو جائے۔ جناب حضرت شمس الدین حبیب عارف باللہ قیوم زمان قطب جہاں مرزا مظہر
جان جاناں نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو
لکھا تھا۔ کہ ختم خواجگان نقشبندیہ اور ختم مجدد رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ
صبح کو لازم کر لیجئے۔ کیونکہ یہ دونوں ختم شریف مشائخ نقشبندیہ کیلئے ضروری
ہیں۔ ختم شریف حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ یہ ہے
(۱) درود شریف ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۱ بار (۲) لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۵۰۰ بار
(۳) درود شریف ۱۰۱ بار

ختم خواجگان نقشبندیہ اور ختم مجدد الف ثانی رح کے بعد فاتحہ حسب سابق
گذران کر اپنے مقصد کیلئے دعا کریں۔ جس نیت و مقصد کیلئے بھی یہ ختم پڑھا
جائے مجرب ہے۔ دونوں ختم شریف کو ایک شخص تنہا یا کئی اشخاص ملکر بھی پڑھ
سکتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں کی تعداد ہر حالت میں طاق ہونی چاہیے۔

طریق ختم شریف آیۂ کریمہ

ہر بلا و مصیبت کے دفع ہونے اور ہر مقصد مراد کے حاصل ہونے کے لئے اس ختم شریف کو پڑھیئے۔ خواجگان نقشبندیہ نے اس کے دو طریقے بتائے ہیں

طریقۂ اوّل:- کچھ لوگ جمع ہو کر ایک مجلس میں یعنی ایک نشست میں سوا لاکھ بار پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف ایک سو ایک بار پڑھیئے۔

طریقۂ دوم:- ایک شخص تن تنہا اس ختم کو عشا کی نماز کے بعد اندھیرے گھر میں طہارت کے ساتھ قبلہ رُخ بیٹھ کر تین سو بار پڑھے۔ اور ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا اپنے پاس رکھ لے۔ اور لمحہ لمحہ اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈالکر اپنے منہ اور بدن پر اس پانی کو ملے۔ تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے۔ یہاں تک تفسیر کا مضمون ہے۔ باقی اول و آخر درود شریف سو سو بار پڑھنا ضروری اور ہر دعا کا دستور ہے۔

آیۂ کریمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

طریق رباعی

اول دو رکعت نماز نفل بہ نیت تحفۂ خواجگان نقشبندیہ اس ترکیب سے پڑھے اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ بعد فراغت نماز خدا سے دعا کرے تاکہ خداوند تعالےٰ بہ برکت این رباعی ہر مشکل آسان کریگا۔ طریق رباعی شریف یہ ہے۔ درود شریف ایکسو بار۔

اللہ تو اعزیز میدارم و بس
باعزت آنکہ نیست مانند تو کس
اللہ درین واقعہ دستم گیری
اللہ ہمین زمان بفریادم رس

ایکسو پچہتر (۱۷۵) مرتبہ اس رباعی شریف کو برابر بارہ ۱۲ یوم تک پڑھے۔ تاکہ ۲۱۰۰ کا تعداد برابر ہوجائیگا۔ یہ مجرب ہے۔ اور یہ رباعی حضرت سید محمد بہاء الدین نقشبند البخاری کے رباعیات میں سے ہے۔ اور شیخ طریقہ نقشبندیہ حضرت خواجہ بزرگ کے بعد آئے۔ انہوں نے اس رباعی کو اپنے واسطے حرز جان بنالیا تھا۔ اور اس پہ مداومت رکھتے تھے۔

ختم حضرات قادریہ کبیرے

طریق اول:- شفاء امراض و رفع بلیات و حل مشکلات رہائی محبوسان و خلاصی قرضداران غرضکہ جس دینی و دنیوی بلا و آفت کے دفعیہ کیلیے اسے پڑھا جائے مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ آفت دور ہو اور جس جائز مقصد کیلیے پڑھا جائے۔ ضرور کامیابی حاصل ہو۔ درود غوثیہ شریف ۱۱۱ بار پڑھے درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ ۔ ۔ ۱۱۱ بار

(۲) کلمہ تمجید . . . ۱۱۱ بار (۳) سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ . . . ۱۱۱ بار

(۴) سورہ اخلاص معہ بسم اللہ . . . ۱۱۱ بار (۵) یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ . . . ۱۱۱ بار

(۶) یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ . . . ۱۱۱ بار (۷) یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ . . . ۱۱۱ بار

(۸) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُغْرَقٌ ۔ خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ ۔ مَا لِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ ۱۱۱ بار

(۹) فَسَھِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ ۔ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَھِّلْ ۱۱۱ بار

(۱۰) یا صدیقؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا حیدرؓ دفع شر کن خیر آور
یا شبیرؓ یا شبرؓ . . . . ۱۱۱ بار

(۱۱) یا حضرت سلطان شیخ سیّد شاہ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ المدد ۔ ۱۱۱ بار

(۱۲) ما ہمہ محتاج تو حاجت روا المدد یا غوث اعظم سیدا ۔ ۱۱۱ بار

(۱۳) مشکلات بیحد و دایم ما المدد یا غوث اعظم پیر ما ۔ ۱۱۱ بار

(۱۴) یا حضرت شیخ محی الدین مشکلکشا بالخیر ۔ . . . ۱۱۱ بار

(۱۵) امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم دستگیرؓ . ۱۱۱ بار

(۱۶) یا حضرت غوثا اغثنا باذن اللہ . . . ۱۱۱ بار

(۱۷) خدبیدی یا شاہ جیلاں خدبیدی شیئاً للہ انت نور احمدیؐ . ۱۱۱ بار

(۱۸) طفیل حضرت پیر دستگیر دشمنان ہو دیں زیر . . . ۱۱۱ بار

(۱۹) سورۂ یاسین شریف مع بسم اللہ . . . . ۱۱۱ بار

(۲۰) قصیدۂ غوثیہ شریف . . . . . ایک بار

(۲۱) درود غوثیہ (جسکی ذکر اوپر بیان ہو چکی ہے) . . . ۱۱۱ بار

اس کے بعد سب پڑھے ہوئے کلمات کا اور کچھ شیرینی وغیرہ ہو ۔ تو اسکا بھی حضور سید یا غوث الاعظمؓ کی بارگاہ میں تحفہ پیش کرے ۔ پھر اپنے مقصد کے لئے حضور قلب سے دعا مانگے ۔

طریق دوم ۔ ختم قادریہ

اس ختم شریف کو جمعرات سے شروع کریں ۔ لیکن عروج ماہ ہو ۔ اور تین روز برابر

اِس پر مداومت رکھے۔ (۱) سورۂ فاتحہ ایکہزار ایک سو ۱۱۰۱ گیاراں مرتبہ
(۲) کلمۂ تمجید۔ . . . ۱۱۰۱ مرتبہ (۳) درود شریف . . ۱۱۰۱ بار
(۴) سورۂ اخلاص - ۱۱۰۱ مرتبہ
پھر شیرینی پہ فاتحہ حضرت رسالت مآب صلعم اور پیران طریقت قادریہ کی دلاوے اور
تقسیم کرے۔

طریق سوم ۔ ختم غوثیہ

سب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایکبار اور
اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ بعد فراغت نماز درود شریف غوثیہ۔ ۱۱۱ بار
یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ . . . ۱۱۱ بار
درود شریف غوثیہ ۱۱۱ بار پڑھکر فاتحہ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کی
شیرینی پہ پڑھکر تقسیم کرے۔

طریق چہارم ۔ ختم خواجگان قادریہ

اوّل نماز نفل دو رکعت۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۱۱ بار
پڑھے۔ پھر ختم شریف کو شروع کرے۔
(۱) درود شریف ۱۱۱ بار (۲) سورہ الم نشرح ۱۱۱ بار
(۳) کلمۂ تمجید ۱۱۱ بار (۴) سورہ یاسین ایک بار
(۵) درود شریف ۱۱۱ بار

طریق پنجم ۔ ختم کلان قادریہ

(۱) درود شریف . . . ۱۱۱ بار (۲) سورۂ الم نشرح . . ۱۱۱ بار
(۳) درود شریف . . . ۱۱۱ بار

طریق نمازِ دوگانہ غوثیہ

اس نماز کو صلوٰۃ الاسرار بھی کہتے ہیں۔ اس کی ترکیب ہے کہ بعد فرائض و سنن نماز مغرب دو رکعت نفل بہ نیت نماز غوثیہ پڑھے۔ اس ترکیب سے ادا کرے کہ دونوں رکعتوں میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام یہ درود شریف گیارہ بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) یارب درود نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر جو سخاوت کرم کی معدن اور حلم و حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ اور انکی آل پر برکتیں نازل اور سلام

اس کے بعد عراق کے جانب یعنی سمت مغرب شمال گیارہ قدم چلے۔ اور ہر قدم پر ایک ایک نام مبارک حضرت غوثِ پاک کا پڑھتا جائے۔ اور ہر نام کے باآواز یا آہستہ یہ ندا کرے۔

یَا غَوْثُ الصَّمَدَانِیْ اَنَا عَبْدُکَ مُرِیْدُکَ مَظْلُوْمٌ عَاجِزٌ مُحْتَاجٌ اِلَیْکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَمْدِدْنِیْ وَاَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَرِضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَتِیْ

(ترجمہ) اے غوث صمدانی میں آپ کا غلام ہوں آپکا مرید ہوں۔ عاجز ہوں۔ محتاج ہوں۔ دنیا و آخرت کے تمام امور میں میری مدد فرمائیے۔ میری فریاد رسی کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے۔

اس کے بعد اپنی حاجت زبان پر لائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد بر آئیگی۔ اور نمازِ غوثیہ کی

نیت یہ ہے۔ نویت ان اصلی للہ تعالیٰ رکعتی صلوٰۃ الاسرار تقربا الی اللہ وانقطاعا من غیرہ ھدیۃ الی روح الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ متوجہا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ۔ اللہ اکبر۔

(ترجمہ) میں نیت کرتا ہوں۔ کہ نماز پڑھوں خالص اللہ تعالےٰ کیلئے دو رکعت نماز اسرار اللہ تعالےٰ کی عبادت کیلئے اور اس کے غیر سے بالکل بے تعلق ہوکر اور اس کا ثواب ہدیہ کردوں روح مبارک حضرت عبد القادر رض کے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے اللہ بڑا ہے۔

یہ عمل صلوٰۃ الاسرار شب چہارشنبہ یا شب پنجشنبہ یا شب جمعہ سے شروع کرنا چاہیئے۔ تفصیل یازدہ نام غوث الثقلین رضی اللہ عنہ یہ ہیں۔

۱۔ یا سلطان محی الدین عبد القادر اغثنی
۲۔ یا سید محی الدین عبد القادر اغثنی
۳۔ یا مخدوم محی الدین عبد القادر اغثنی
۴۔ یا شیخ محی الدین عبد القادر اغثنی
۵۔ یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی
۶۔ یا فقیر محی الدین عبد القادر اغثنی
۷۔ یا غریب محی الدین عبد القادر اغثنی
۸۔ یا درویش محی الدین عبد القادر اغثنی
۹۔ یا خواجہ محی الدین عبد القادر اغثنی
۱۰۔ یا ولی محی الدین عبد القادر اغثنی
۱۱۔ یا قطب محی الدین عبد القادر اغثنی

اس کے بعد سجدہ میں جائیے۔ اور یہ پڑھے۔ اللّٰھم انت الکل و انت الکل

یہ دعا دوگانہ غوثیہ کے بعد معہ درود غوثیہ سجدہ میں پڑھی جائے۔ بعد اس کے گیارہ قدم جانب عراق چلیے۔ اور ہر قدم پر ایک نام کے ورد کے ساتھ آگے چلیے۔ بعد اس کے قدم راست کو قدم چپ پر رکھ کر بدیدہ دل تصور کرے۔ کہ حضور کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوں۔ اور یوں پڑھے۔

یا شیخ الثقلین اغثنی و	(ترجمہ) اے جن و انس کے سردار میری فریاد رسی
امددنی بقضاء حاجتی	کیجئے۔ اور میری مدد فرمائیے۔ میری
وحاجات المؤمنین۔	اور مومنین کی حاجتیں روا کیجئے۔

اس کے بعد پھر اُلٹے قدم گیارہ قدم مصلّے تک آوے۔ اور ہر قدم پہ ایک ایک نام حضرت کا پڑھتا جائے۔ اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھکر مصلّے پر بیٹھکر ھا۔ ھو۔ ھی کا ذکر بلا تعداد کرے اور اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی سے طلب کرے یہ عمل دوگانہ غوثیہ نہایت مجرب ہے۔ اس عمل کی سند کتاب بہجۃ الاسرار میں ہے اور کتاب اخبار الاخیار، زبدۃ الابرار میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے اور کتاب تحفہ قادریہ حضرت شاہ ابو المعالی اور دیگر علمائے شریعت اور فقرائے طریقت نے بھی لکھی ہے۔ اس عمل کے ذریعہ سے بہت لوگوں کی حاجت روائی اور عقدہ کشائی ہوئی ہے۔

طریق ختم خواجگان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۱) درود شریف ـ ـ ـ دہ بار (۲) لاملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ ۳۶۰ بار

(۳) سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ ـ ۳۶۰ بار (۴) لاملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ ۳۶۰ بار

(۵) درود شریف ۱۰ بار

طریق ختم شریف قطب ربانی امام حقانی حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی قدس سرہ

اس ختم شریف کی صحیح سند میں نے اپنے والد بزرگوار مرحوم خواجہ محمد قاسم صاحب چھو کے "کتاب وظائف قاسمی" سے لی ہے۔ یہ ختم شریف ہر آفت اور بلا حل مشکلات کیلئے مجرب ہے۔

اِس کا طریقہ یہ ہے :- بوقت آدھی رات اُٹھکر غسل کرے۔ اور صاف لباس پہنکر مُصلّے پر بیٹھکر دو رکعت نماز بہ نیت جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رح پڑھے نماز اسطرح پڑھے۔ کہ رکعت اول میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص معہ بسم اللہ ۱۵ بار اور دوسری رکعت میں بھی اسطرح پڑھے۔ سلام پڑھکر خدا سے حاجت طلب کرے اور ختم شریف کو اسطرح شروع کرے۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ایکہزار بار ۱۰۰۰

(۲) یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ ایکہزار ایک بار ۱۰۰۱

(۳) یَا بُدُّوْحُ۔ ایکہزار ایک بار ۱۰۰۱

بعد فراغتِ ختم شریف سر کو گریبان میں ڈالکر مراقبہ کرے۔ اور دیکھے۔ کہ عالم غیب سے کیا مشاہدہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نماز نفل دوگانہ پڑھے۔ اور اس کا ثواب ہدیہ حضرت میر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ کو پیش کرے۔ (انشاء اللہ" رسالہ عرفان" کے دوسرے حصے میں طریقہ دوم کی پوری وضاحت کیجائیگی)

یا الٰہی طفیل بنتِ رسول ؐ از کرم کُن دعائے بندہ قبول
بجرم عاصی بکُن ز فضل معاف بحق شمسِ برجِ عبدِ مناف

ارشاداتِ بزرگانِ کرام

(۱) سالک کیلئے ضروری ہے۔ کہ اپنے عقاید کو فرقۂ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے موافق درست کرے۔ تاکہ آخرت میں نجات حاصل ہو سکے۔ وہ اعتقاد جو اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ زہر قاتل ہے (امام ربانی مجدد الف ثانی رح)

(۲) تمام صحابۂ کرام رض میں سب سے افضل و اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر ان کے

بعد سب سے افضل سیدنا عمر فاروق رضؓ ہیں۔ ان دونوں پر اجماع امت ہے۔ اور چاروں ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر علمائے اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ کے بعد تمام صحابہ میں سے سب سے افضل سیدنا عثمان غنی رضؓ ہیں پھر ان کے بعد تمام امت میں سب سے افضل سیدنا مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہیں (مکتوبات مجدد الف ثانیؒ ۲۶۶ جلد اول صفحہ ۳۲۹)

(۳) انبیاء و اولیاء کی پاک روح کو عرش سے فرش تک ہر جگہ برابر کی نسبت ہوتی ہے کوئی چیز ان سے نزدیک و دور نہیں۔ (ارشادات مجدد الف ثانیؒ ۱۸ ص ۱۱)

(۴) اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے۔ کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (ارشادات مجدد الف ثانیؒ ۱۹ ص ۱۱)

(۵) حضور اقدس ﷺ کی امت کے اولیائے کرام کا طواف کرنے کیلئے کعبہ معظمہ حاضر ہوتا ہے۔ اور ان سے برکتیں حاصل کرتا ہے (ارشادات مجدد الف ثانیؒ ۲۰ صفحہ ۱۱)

(۶) عارف ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ عرض ہو یا جوہر آفاق ہو یا انفس تمام مخلوقات اور موجودات کے ذروں میں سے ہر ایک ذرہ اس کیلئے غیب الغیب کا دروازہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک ذرہ بارگاہ الٰہی کیطرف اس کیلئے ایک سڑک بنجاتی ہے

(ارشادات مجدد الف ثانیؒ ۲۱ صفحہ ۱۱)

(۷) حضور پرنور سیدنا غوث اعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا فرمائی ہے۔ کہ جو قضاء لوح محفوظ میں بشکل مبرم لکھی ہوئی ہو۔ اور اسکی تعلیق صرف علم خداوندی میں ہو۔ ایسی قضا میں بھی باذن اللہ تصرف فرما سکتے ہیں

(ارشادات مجدد الف ثانی رحؒ ۲۲ صفحہ ۱۱)

(۸) حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رض کے زمانۂ مبارک سے قیامت تک جتنے اولیا، ابدال، اقطاب، اوتاد، نقبا، نجبا، غوث یا مجدد ہونگے۔ سب فیضانِ ولایت و برکات طریقت حاصل کرنے میں غوث اعظم رض کے محتاج ہونگے۔ بغیر انکے واسطے اور وسیلے کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ (ارشادات مجدد الف ثانی رح ۱۳۱ صفہ ۱۲)

(۹) مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رح بھی حضور غوث اعظم رض کے نائب ہیں۔ جسطرح سورج کا پرتو پڑنے سے چاند منور ہوتا ہے۔ اسیطرح مجدد الف ثانی پر بھی تمام فیوض و برکات حضور غوث اعظم رض کی بارگاہ سے فائز ہو رہے ہیں ارشادات مجدد الف ثانی ۱۲۴/۱۲

(۱۰) حضرت بکر بن عبد اللہ قرنی رض فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اپنے اعمال خیر میں سے جس عمل پر سب سے زیادہ وثوق ہے۔ وہ مرد صالح کی صحبت ہے۔ (نقشبندیہ صہ ۱۱۳)

(۱۱) جب سالک کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ واقعی یہ میرا بندہ ہے (نقشبندیہ)

(۱۲) سخی کی سخاوت اسوقت کارآمد ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اپنی عطا کو حقیر سمجھے۔ اور سائل کو اپنے سے بہتر جانے۔ اور اس کا احسان مانے۔ (نقشبندیہ صہ ۱۱۲)

(۱۳) جب میں سنت کی اتباع کرنے والوں کو دیکھتا ہوں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا میں صحابۂ کرام میں کسی کو دیکھتا ہوں۔ اور اگر میں کسی بدعتی کو ہوا پر اڑتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو بھی میرے دل میں اسکی رتی برابر وقعت نہیں ہوتی۔ (نقشبندیہ صہ ۱۱۲)

(۱۴) عبادت کا آلہ بھوک ہے۔ اس لئے کہ جب معدہ بھر جاتا ہے۔ تو بدن گران اور اعضا سست ہو جاتے ہیں۔ عبادت کا لطف حاصل نہیں ہوتا۔ (نقشبندیہ صہ ۱۰۷)

(۱۵) رسول اکرم صلعم سے عرض کیا گیا۔ کہ سب سے اچھا شخص کون ہے۔ کہ ہم اس کے پاس بیٹھا کریں۔ ارشاد ہوا۔ ایسا شخص جس کا دیکھنا تم کو اللہ تعالےٰ کی یاد دلائے۔ اور تمہارے علم دین میں ترقی دے۔ اور اس کا عمل تم کو آخرت کی طرف رجوع کرائے۔ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (نقشبندیہ صہ ۱۱۲)

ہے حکم خدا نبی کی سنت کو نہ چھوڑ ــــ تسلیم و رضا و صبر و طاعت کو نہ چھوڑ
نادان کبھی اپنے وسیلے کو نہ بھول ــــ گر ہے طلب صدق تو نسبت کو نہ چھوڑ

سلام بحضورِ شہنشاہِ بخارا رضی اللہ عنہ

اَلحمدُللہ پُر فضا ہے بارگاہِ نقشبند
مرکزِ فیض و کرم ہے جلوہ گاہِ نقشبند

دولتِ ایمان و عرفان بس نگاہِ نقشبند
مژدہ تسکینِ روح ہے عرس شاہِ نقشبند

عاشقانِ سلسلہ کو ہو مبارک یہ پیام
السلام مشکلکشا! شاہِ بخارا السلام

چارسو یہ آستانہ فیض سے بھرپور ہے
ذرہ ذرہ اس زمینِ پاک کا پُر نور ہے

ارتقاءِ معرفت میں مثلِ کوہِ طور ہے
اس کی شانِ غیرفانی ایزد کو منظور ہے

پُرکشش ہے یہ بہار روح فرسا صبح و شام
السلام مشکلکشا! شاہ بخارا السلام

ہو رہا ہے اجتماعِ پاک اس دربار میں
رحمتِ باری عیاں ہے روضۂ سرکار میں

باادب ہیں حاضرین اس حلقۂ انوار میں
طالبِ دیدارِ خواجہ محو ہے دیدار میں

ہے یہ اظہارِ عقیدت بر زبانِ خاص و عام
السلام مشکلکشا! شاہِ بخارا السلام

رُتبۂ عالی خدائے پاک نے بخشا تجھے
حلقۂ محبوبیت میں شوق سے لایا تجھے

انتخابِ بندگان میں کام کا پایا تجھے
خلعتِ مقبولیت پھر ہاتھ میں آیا تجھے

مہرباں ہے آپ پر خیر الانام ؐ
السلام مشکلکشا! شاہِ بخارا السلام

آپ کی دُنیا نے مانی قدر و شہرت بالیقین
اور پکارا آپ کو مشکلکشائے مومنین

آپ نے روشن کیا ہر ایک کی دنیا و دین
آپ سے آباد ہے انسانیت کی سرزمین

مرحبا صد مرحبا اے صاحبِ عالی مقام
السلام مشکلکشا! شاہِ بخارا السلام

آپ نے کی حق تعالےٰ کی حقیقی بندگی
آپ نے کی سنتِ محبوبِ حق کی پیروی

آپ نے اسلام کی خدمت میں پائی برتری
راہِ حق میں آپ نے کی راہروں کی رہبری

یاد کرتے آپ کو سب ہیں بکمال احترام
السلام مشکلکشا! شاہِ بخارا السلام

دامنِ امید پھیلائے ہوئے آئے ہیں ہم
مشکلیں آسان کر دے اور مٹا دے رنج و غم

ہم پہ شاہا ہمیشہ آپ کی نظرِ کرم
بس یہی اک آسرا ہے تیری عظمت کی قسم

اس درِ پرفیض سے ہم فیض پائینگے مدام
السلام مشکلکشا! شاہ بخارا السلام

دیکھ خواجہ در پہ تیرے اک ہجومِ خستہ جاں
کہہ سنانا آج اپنے درد و غم کی داستان

ہر ادا سے کس قدر ہے بیقراری عیاں
گونجتی ہے ہر سمت اک شورشِ آہ و فغان

اس ہجومِ غمزدہ میں شاد بھی ادنیٰ غلام
السلام مشکلکشا! شاہ بخارا السلام

(شاد نقشبندی)

تقریظِ دلپذیر دار الفتویٰ - خانقاہ معلّٰی سرینگر کشمیر

مفتی جلال الدین صدر مفتی جموں و کشمیر

بِاسْمِہٖ ذِی الجَلالِ وَالضِّیاءِ

حضرت سلیمان پیغمبر ع نے چاہا۔ کہ ملکۂ بلقیس کا تخت ملک سبا سے آناً فاناً لایا جائے۔ تو حضرت کے اس سوال یَا اَیُّھَا المَلَؤُا اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِھَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ اے اہل دربار! تم میں سے کون ہے۔ وہ جو اس کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر آویں حاضر کر دے (قرآن مجید سورہ نمل) کے جواب میں عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ نے حضرت سے عرض کی۔ کہ ابھی اسی وقت قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ (آپ کے اس جگہ سے اٹھنے سے پہلے) ملک سبا سے بلقیس کا تخت لا کر دینے پر اپنے آپ کو قادر اور قَوِیٌّ اَمِیْنٌ پاتا ہوں۔ لیکن علم و عرفان والے حاضر دربار نے آنکھ جھپکنے سے کم وقت میں یہ تخت لاکے دینے کا کرشمہ کر دکھانے کی پیشکش کی ابھی وہ اس پیشکش کے الفاظ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ (آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے) کہنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ اس نے اپنا کہا کر دکھایا۔ چنانچہ حضرت سلیمان ع نے بلقیس کا تخت ملک سبا سے عالم امر کے طلسم کن فکان کے تحت آنکھ جھپکنے سے بھی کم وقت میں لایا ہوا اپنے مبارک قدموں پر مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ پڑا پایا۔ سبحان اللہ! یہ روحانیت یہ کمال کہ اس کیلئے زمان و مکان کی تمام بندشیں ختم ہو چکی تھیں۔ اور مادیت کی

کثافت کلیتہ کافور ہو چکی تھی۔ اس نے لطافت ہی لطافت اور روحانیت ہی روحانیت اعلیٰ تک حاصل کی تھی۔ کہ روح نور روحانیت ہے ہی لیکن جسمانیت بھی باطناً لطافت و روحانیت میں مبدل ہو چکی تھی۔ زمان و مکان اور شش جہات کی کائنات اور مافیہا کو مسخر کر چکا تھا۔ نہ صرف مسخر کر چکا تھا۔ بلکہ ان پر متصرف بھی ہو چکا تھا۔

اور یہ کیسے؟ ہاں یہ اسی روحانی سلطان کا نتیجہ ہے۔ جسکی بدولت آسمان و زمین کی بندشوں سے نکل آنا قرآن حکیم نے آیہ کریمہ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ (روحانی طاقت اور زور کے بغیر نہیں نکل سکتے ہو) میں ایک ادنیٰ کرشمہ روحانیت، معمولی خرق عادت اور حقیر امر قرار دیا ہے۔ مرشد طریقت، ترجمان حقیقت، زبان حق حضرت اقبالؒ نے یہ حقیقت بھانپنے کے بعد کلیہ موجبہ اور قاعدہ کلیہ وضع کر کے اعلان فرمایا ہے:۔

"سلطان ترا آید بدست می توان افلاک را از ہم شکست
ہم برون جستن ز زادن میتوان بندہا از خود کشادن میتوان

اس روحانی زور و طاقت کو کبھی عشق، کبھی قلندری، کہیں درویشی اور کہیں فقر خود اختیاری وغیرہ وغیرہ کی تعبیرات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را اوست سید جملہ موجودات را (مولویؒ)
عشق سلطان است و برہان مبین ہر دو عالم عشق را زیر نگین (اقبالؒ)
عاشقی؟ از سوبہ بے سوئی خرام مرگ را بر خویشتن گردان حرام"
مرد فقیر آتش است، میری و فقیری خس است تال و فر ملوک را حرف برہنہ بس است
فقر مومن چیست؟ تسخیر جہات بندہ از تاثیر او مولا صفات
فقر چون عریان شود زیر سپہر از نہیب او بلرزد ماہ و مہر
فقر عریان گرمی بدر و حنین فقر عریان بانگ تکبیر حسینؓ
تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ انکو ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ روحانی سلطانیت جس سے سالک، قلندر، درویش، فقیر، مرد خدا، مرد حق

بندۂ عشق، عارف باللہ، (وغیرہ وغیرہ خلق نے نام ہیں اس کیلئے) آتی سے جاودانی، مادی سے روحانی
غلق سے امر بن جاتا ہے۔ کہاں سے آتی ہے کہاں سے حاصل ہو جاتی ہے؟ اس سوال کا جواب یہی ہے وہ یہ کہ اسکا
سرچشمہ بھی وہی ذاتِ اقدس ﷺ ہے۔ جو بعد از خدا بزرگ توئی اور منزہ عن شریک ہالم (قصیدہ بردہ)
(یہ رسول اپنی خوبیوں میں لاشریک ہے) کے قلیل اللفظ کثیر التفسیر تعبیر میں توصیف ہوئے ہیں۔ اسی
سرچشمہ سے روحانی سلسلہ فیض و کمال کی سوتیں بہہ پڑی ہیں۔ انہی سوتوں میں سے ایک اہم سوت
سلسلۂ نقشبندیہ ہے جسکی انتہا صدیقیت ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ سے بذریعہ صدیق اکبرؓ نکل پڑی ہے
جو نبوت سے دون (کم نیچے) لیکن نبوت سے بہت قریب ہے۔ اسقدر قریب کہ نبوت اور صدیقیت کے
درمیان اور کوئی مقام و درجۂ روحانیت نہیں۔ یہ تو آیۂ کریمہ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ سے بھی ثابت ہے) یہی تو وجہ ہے۔ کہ اور سلسلوں کا منتہی اس سلسلہ کا مبتدی بتایا گیا ہے

یہاں سلسلۂ نقشبندیہ کی تاریخ مرتب کرنا مقصود نہیں۔ میں اس کیلئے اہل بھی نہیں ہوں۔ البتہ یہ عرض
کرنا ہے۔ کہ سلسلۂ نقشبندیہ کے مسلکِ سلوک کرنے سے سالک اس منبع فیض کن فکان سرچشمہ
روحانیت روحِ روان سید الانس والجان ﷺ سے روحانی پاور حاصل کرسکتا ہے۔ یہ ہے اس دوسرے سوال کا
جواب ہے۔ کہ روحانیت روحانی سلطانیت کس سے، کہاں سے کے سوال نمبر ایک کے بعد کیسے حاصل کی جاسکتی ہے
اس سلک کے تو بڑے بڑے بزرگ بڑے بڑے خواجہ خواجگان آئے گئے ہیں۔ انہی میں سے وہ مرشد بے نظیر
بندۂ خاص نقشبند حقیقی، اسم با مسمی بہاء الحق والحقیقہ والدین سیدنا شاہ بہاء الدین نقشبند
مشکلکشا رح ہیں۔ جنکی عقیدتمندان کشمیر کی تعداد لاتعد و لاتحصی تو ہے۔ لیکن ان عقیدتمندوں میں
شاذ ہی کوئی ایسا ہوگا۔ جسکو یہ معلوم ہو۔ کہ کون ہو۔ کیا ہو۔ کہاں ہو۔ (آغا حشر) ان ناواقف
عقیدتمندوں پہ حقیقت کھولنے اور انکے اندر دیدۂ حقیقت بین پیدا کرنے کیلئے "بزم ارباب
طریقت نقشبندیہ سرینگر" نے زیر سرپرستی عارف باللہ اعلیحضرت قبلہ محترم جناب محمد شریف الدین صاحب
ترالی منظم ہو کر، منظم ہوکر اس سلسلہ کی تبلیغ و توضیح و تشریح کیلئے جلسے منعقد کرنا رسالے پمفلٹ
لکھنا لکھوانا اور کتابیں تالیف و تصنیف کرنے کی بہت بہت بڑی اہم ذمہ داری اپنے کندھوں پہ لی ہے۔

اللہ کی مدد ان کے شامل حال رہے آمین:۔ الراقم الآثم بندۂ عاصی اجہل الجہلاء

(۲۷ صفر ۱۳۸۹ھ = ۱۲ مئی ۱۹۶۹ء) (مفتی جلال الدین عفی عنہ)

برائے مطالعہ انشاء اللہ تعالیٰ
کتبہ عبدالقدوس گروری بتاریخ ۲۰ محرم ۱۳۹۳

سالک نہیں ہوں سلوک کا پیر رکھتا ہوں
گمراہ نہیں ہوں راہنما رکھتا ہوں
دنیا ہو کہ آخرت ہو اے لشتیب
بے آسرا نہیں ہوں آسرا رکھتا ہوں

(کاتب محمد حسن وفائی - اندرواری)

(کوہ نور پرنٹنگ پریس سرینگر کشمیر)